صفحہ 08
سنگا کارا نے کرکٹ میں اپنے نقوش چھوڑے

WATTAN
The Urdu Daily
روزنامہ
وطن
بڈگام

اتوار
27 اکتوبر 2024
SUNDAY
27-OCTOBER-2024

صفحہ 08
نعمان اور ساجد کی اسپن پر انگریز ناچے

The Urdu Daily WATTAN Budgam ■ RNI No. JKURD/2011/37141 ■ Vol: 14 | No: 241 | Pages: 08 ■ قیمت: 02 روپے ■ صفحات: 08 ■ شمارہ نمبر: 241 ■ جلد: 14

سیکورٹی فورسز نے ابھرتے ہوئے خطرات سے نمٹنے کیلئے نئی حکمت عملی تیار کرلی

بے گناہوں کے خون کا بدلہ لیا جائیگا

نئی طرز کی دراندازی اور ڈرون چیلنجز کا مقابلہ کرنے کیلئے تکنیکی صلاحیتوں کو اپ گریڈ کرنیکی ضرورت

سرینگر/26 اکتوبر//

سیکورٹی فورسز نے ابھرتے ہوئے خطرات سے نمٹنے کیلئے ایک نئی حکمت عملی تیار کی ہے کا اعلان کرتے ہوئے لیفٹننٹ گورنر منوج سنہا نے کہا کہ کشمیر میں بہائے گئے بے گناہوں کے خون کے ہر قطرے کا بدلہ لیا جائے گا۔ انہوں

نے مزید کہا کہ ڈرون چیلنجز کا مقابلہ کرنے کیلئے تکنیکی صلاحیتوں کو اپ گریڈ کرنے کی ضرورت ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے گگن گیر اور گلمرگ حملوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ جموں کشمیر میں دہشت گردی سے نمٹنے میں ہر ایک کو اہم کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ سی این آئی....101

جموں وکشمیر میں اگلے سال جنوری میں پنچایتی انتخابات منعقد ہونیکا امکان

موجودہ پنچایت ووٹر فہرستوں کی سالانہ نظر ثانی کے لئے خصوصی کیمپوں کی پیروی کی جائیگی/حکام

سرینگر/26 اکتوبر//

جموں کشمیر میں کامیاب اسمبلی انتخابات کے بعد اگلے سال ماہ جنوری میں پنچایتی انتخابات منعقد ہونے کا قوی امکان ہے۔ سی این آئی کے مطابق لوک سبھا اور اسمبلی انتخابات کے کامیاب اور پر امن انعقاد کے بعد جموں وکشمیر انتظامیہ ایک بار پھر اگلے سال ماہ جنوری میں جموں و کشمیر میں پنچایتی انتخابات کرانے کیلئے کمر بستہ ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ جنوری سال 2025 میں پنچایتی انتخابات کا اعلان متوقع ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ ریاستی الیکشن کمیشن نے تمام اضلاع کے تمام ڈپٹی کمشنروں کو ہدایات جاری کی ہیں، جو کہ ضلعی الیکشن پنچایت افسر بھی ہیں، موجودہ پنچایت ووٹر لسٹوں کی سالانہ نظر ثانی اور حلقوں کی تازہ حد بندی کرنے کیلئے کہا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ موجودہ پنچایت ووٹر فہرستوں کی سالانہ نظر ثانی کے لیے خصوصی نظر ثانی کیمپوں کی...102

بوٹہ پتھری حملہ: ملوث ملی ٹنٹوں کو تلاش

کرنے کیلئے آپریشن کو مزید کئی علاقوں تک وسیع کردیا گیا

سرینگر/26 اکتوبر//

بوٹہ پتھری گلمرگ حملے میں 3 سے 4 ملی ٹنٹ ملوث ہے کی بات کرتے ہوئے ایس ایس پی بارہمولہ نے کہا کہ ملوث ملی ٹنٹوں کو ڈھونڈ نکالنے کیلئے تلاشی آپریشن بڑے پیمانے پر جاری ہے۔ سی این آئی کے مطابق بوٹہ پتھری گلمرگ حملے کے بعد ملوث ملی ٹنٹوں کو ڈھونڈ نکالنے کیلئے تلاشی آپریشن وسیع کردیا گیا ہے۔ اسی دوران سینئر سپر نٹنڈنٹ آف پولیس بارہمولہ نے بتایا کہ 3 سے 4 دہشت گرد ایک حملے میں ملوث تھے۔ بارہمولہ میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے ایس ایس پی بارہمولہ محمد زید نے کہا کہ آپریشن رات بھر روک دیا گیا تھا لیکن آج صبح دوبارہ شروع ہوا۔ انہوں نے کہا "پولیس، فوج....103

دمحال ہانجی پورہ میں فوج کی گاڑی کو حادثہ

ایک فوجی از جان، 8 دیگر زخمی علاج کیلئے اسپتال داخل

سرینگر/26 اکتوبر//

جنوبی ضلع کولگام کے دمحال ہانجی پورہ میں فوج کی گاڑی حادثے کی شکار ہونے کے بعد میں فوجی اہلکار از جاں ہو گیا جبکہ گاڑی میں سوار 8 دیگر اہلکار زخمی ہو گئے۔ سی این آئی کو نمائندے نے کولگام سے تفصیلات فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ دمحال ہانجی پورہ میں فوج کی ایک گاڑی حادثے کی شکار ہوئی جس دوران گاڑی کا ڈرائیور ہلاک ہوا۔ انہوں نے کہا کہ فوج کے 9 آر آر سے وابستہ ایک گاڑی دمحال ہانجی پورہ کے نزدیک سڑک سے لڑھک کر گہری کھائی میں جا گری جس دوران اس میں سوار 9 اہلکار شدید طور پر زخمی ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ تمام زخمیوں کو اسپتال علاج کیلئے پہنچایا...104

جموں وکشمیر دیگر ریاستوں کی طرح نہیں

دوہری کنٹرول میں کام نہیں کرسکتا: ناصر اسلم وانی

سرینگر/26 اکتوبر//

وزیر اعلی کے مشیر ناصر اسلم وانی نے ہفتہ کو کہا کہ جموں وکشمیر میں نظام دوہرے کنٹرول میں نہیں چل سکتا، جہاں وزیر اعلی ایک علاقے پر توجہ مرکوز کرتے ہیں جبکہ ایل جی سیکورٹی کو سنبھالتا ہے۔ انہوں نے لوگوں سے صبر اور بھروسہ رکھنے کی تلقین کی ہے۔ کشمیر نیوز سروس (کے این ایس)...105

گلمرگ حملے میں جاں بحق 2 مقامی پورٹر

لواحقین کو فی کنبہ 6 لاکھ روپے بطور معاوضہ فراہم

بارہمولہ: ۲۶، اکتوبر//

جموں وکشمیر حکومت نے ضلع بارہمولہ کے سیاحتی مقام گلمرگ کے مضافاتی بالائی علاقے بوٹہ پتھری میں ہوئے دہشت گردانہ حملے میں مارے گئے 2 فوجی پورٹرز کے لواحقین فی کنبہ 6 لاکھ روپے بطور معاوضہ کے ادا کر دیئے۔ جے کے این ایس کے مطابق ڈپٹی کمشنر....106

The Urdu Daily
WATTAN
روزنامہ وطن سرینگر

کم خوراکی طویل زندگی جینے میں مددگار

اگر آپ لمبی عمر چاہتے ہیں تو کم کھانا کھائیں، طبی ماہرین کے مطابق کم خوراکی سے بڑھتی عمر کے جسم پر پڑنے والے اثرات کو کم کیا جا سکتا ہے۔ آسٹریلین یونیورسٹی میں کی جانے والی نئی تحقیق کے مطابق کم کھانا صحت مند اور لمبی زندگی گزارنے میں معاون ثابت ہوسکتا ہے۔ تحقیق کے مطابق اس طرح جسمانی نظام مسلسل مرمت ہوتا رہتا ہے۔ کم کیلوریز والی خوراک خاص طور پر طویل اور صحت مند زندگی گزارنے کے لیے مددگار ثابت ہوتی ہے۔ تحقیقی مطالعے کی سربراہ ماہر حیاتیات ڈاکٹر مارگو کہتی ہیں کہ کم کھانا جسم کے خلیات کو نقصان، تباہی اور کینسر کے خطرے سے بچاتا ہے جبکہ صحت مند بڑھاپے کا سبب بھی بنتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خوراک کی مقدار میں کمی خلیات کی ری سائیکلنگ کی شرح میں اضافہ ہوتا ہے۔

چھاتی کے سرطان سے بچاؤ کے طریقے

ہمارے ملک میں چھاتی کے سرطان کی شرح میں روز بہ روز اضافہ ہوتا جارہا ہے تاہم کچھ معلومات ہونے کی وجہ سے اس مرض سے بچاؤ ممکن ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق ایشیائی ملکوں میں جس شہر میں چھاتی کے سرطان کی شرح سب سے بلند ہے، وہ کراچی ہے۔ ویسے تو اس شہر میں تعلیم یافتہ اور باخبر خواتین کی تعداد دیگر شہروں کے مقابلے میں زیادہ ہے، لیکن افسوس کہ وہ چھاتی کے سرطان کے متعلق اتنی باخبر نہیں ہیں جتنا انھیں ہونا چاہیے۔ یہ ایسا مہلک مرض ہے جس سے آگہی کے باعث ہی محفوظ رہا جاسکتا ہے، مگر مرض سے متعلق آگہی کا نہ ہونا، بے احتیاطی، شرم اور دیگر عناصر کے باعث خواتین کی اکثریت جانتے بوجھتے بھی اس موضوع پر نہ تو معلومات حاصل کرتی ہے اور نہ اس حوالے سے کوئی احتیاط برتتی ہے جس کے باعث ان میں بروقت مرض کی تشخیص نہیں ہو پاتی، حالاں کہ اگر ابتدائی مرحلے میں اس کی تشخیص ہوجائے تو مرض کو بڑھنے سے روکا جاسکتا ہے۔ موجودہ دور میں ہمارا میڈیا ہر موضوع پر معلومات اور آگہی فراہم کرتا رہتا ہے۔ چھاتی کے سرطان کے حوالے سے بھی معلومات فراہم کی جاتی ہے۔ ٹی وی چینلز بھی حقائق پر مبنی معلومات فراہم کی جاتی ہے۔ بس ہماری خواتین کو اس جانب توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت ہے۔ انہیں چاہیے کہ اس سلسلے میں از خود بھی اس بات کا پتا لگاتی رہیں کہ کہیں ان کی چھاتی میں کوئی گلٹی یا رسولی تو نہیں، کوئی گانٹھ تو محسوس نہیں ہو رہی یا یہ کہ کچھ بڑھ تو نہیں رہی۔ ایسا شبہ محسوس کرتے ہی فوراً ڈاکٹر سے رجوع کریں اور میموگرافی کروا کر تسلی کرلیں۔ اپنے روزمرہ اطوار زندگی پر ایک طائرانہ نظر دوڑائیں اور غور کریں کہ کیا اس میں ایسے عوامل شامل تو نہیں جو چھاتی کے سرطان کا سبب بن سکیں۔ اس میں رسک فیکٹر اہم ترین ہے، مثلاً آپ کی خوراک، وزن، جسمانی مشقت میں کمی وغیرہ۔ اگر آپ کے خاندان میں چھاتی کے کینسر کا مرض موجود ہے تو خصوصی طور پر اور بہ صورت دیگر عمومی طور پر چھاتی کا معائنہ ہر چھے ماہ میں ضرور کروائیں اور ممکن ہو تو چھاتی کے لیے کیا جانے والا خاص ایکسرے میموگرام بھی سال میں ایک مرتبہ ضرور کروالیا جائے تو بہت مفید ہوگا۔ اس کے علاوہ وہ پڑھی لکھی خواتین ہیں جو اس مرض سے آگہی رکھتی ہیں، انہیں چاہیے کہ وہ لازمی اپنے حلقہ احباب، آس پڑوس اور ملنے جلنے والیوں کو معلومات اور احتیاط فراہم کریں، خاص طور پر ان خواتین کو جن کی رسائی اخبارات، ٹی وی تک نہیں یا جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتیں اور غریب بھی ہیں، کیوں کہ اس مرض کے بارے میں آگہی کے باعث بہت سے کیسز ابتدائی مرحلے پر ہی تشخیص ہوسکیں گے اور اگر ابتدائی مراحل پر مرض تشخیص ہوجائے تو اس کا سو فی صد کام یاب علاج ممکن ہے۔ اگر آپ کے عزیز و اقارب میں سے کسی کو چھاتی کا کینسر ہے تو اپنی میموگرافی کروانے کے علاوہ اپنی خوراک اور طرز زندگی میں بھی تبدیلی لائیں۔ ماہرین بتاتے ہیں کہ جو خواتین خوراک میں چربی کا استعمال کم کرتی ہیں، پھل اور سبزیاں خصوصاً ریشے دار پھل اور سبزیاں زیادہ کھاتی ہیں اور باقاعدگی سے ورزش کرتی ہیں، ان میں سرطان کے خطرات کم ہوتے ہیں۔

ناک کے بیکٹیریا، جاڑے اور سردی لگنے کا تعین کرتے ہیں

ورجینیا // جاڑا یا سردی لگ جانے کو انگریزی میں صرف 'کولڈ' کے لفظ سے بیان کیا جاتا ہے۔ وائرس سے لاحق ہونے والا یہ مرض، کھانسی، بخار، سردی لگنے، حلق میں سوزش اور بہتی ناک کی وجہ بنتا ہے۔ تاہم اب ماہرین نے کہا ہے کہ اس کیفیت کی قسم اور شدت کی وجہ ہمارے ناک میں موجود بیکٹیریا کو قرار دیا جاسکتا ہے۔ نئی تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ جن افراد کے ناک میں اسٹفا ئلوکوکس بیکٹیریا پایا جاتا ہے اگر انہیں سردی لگ جائے تو وہ بہت شدید ہوتی ہے۔ اور اگر دوسرے مریض کی ناک میں اسٹفا ئلوکوکس کی مقدار کم ہو تو ان کا ناک زیادہ متاثر نہیں ہوتا۔ ڈاکٹروں نے ایک دلچسپ بات بھی دریافت کی ہے کہ ناک کے بیکٹیریا چھ مختلف انداز یا پیٹرن میں پائے جاتے ہیں۔ ہر پیٹرن سردی لگنے کی مختلف شدت کا ذمے دار ہوتا ہے۔ یعنی جس انداز سے ناک میں بیکٹیریا ہوں گے اسی طرح سردی یا ٹھنڈ لگنے کا کم یا زیادہ اثر بھی ہوگا۔ ماہرین کے مطابق ناک میں بیکٹیریا کا یہ تناسب جسم کے اندر سردی لگانے والے وائرسوں سے بھی عین مطابقت میں ہوتا ہے۔ یہ تحقیق یونیورسٹی آف ورجینیا اسکول آف میڈیسن کے ماہرین نے کی ہے۔ اس تحقیق کے سربراہ ڈاکٹر رونلڈ بی ٹرنر کہتے ہیں کہ یہ حیرت انگیز تحقیق بتاتی ہے کہ بیکٹیریا کا بوجھ اور اقسام کا تعلق کس طرح جاڑے سے بیمار ہونے کی شدت پر ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ناک کے بیکٹیریا کس طرح ٹھنڈ کے وائرس سے ہمیں بیمار کرتے ہیں۔ واضح رہے کہ ناک کے بیکٹیریا ہمیں ٹھنڈ نہیں لگاتے بلکہ سردی کا وائرس ہمیں بیمار کرتا ہے لیکن ناک کے بیکٹیریا اس شدت کو کم یا زیادہ کرنے میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ تاہم اس پر مزید تحقیق لازمی ہے۔

کیا جسمانی وزن میں کمی کے لیے ڈائٹنگ اچھا آپشن ہے

جسمانی وزن کم کرنے کے لیے کھانا چھوڑ دینا یا ڈائٹنگ کے نتیجے میں مسلز کی کمزوری اور توند کی چربی بڑھنے کا خطرہ طویل المعیاد مدت میں بڑھتا ہے۔ یہ دعویٰ امریکا میں ہونے والی ایک طبی تحقیق میں سامنے آیا۔ جارج ٹاؤن یونیورسٹی کی تحقیق میں بتایا گیا کہ مردوں کے مقابلے میں خواتین جسمانی وزن کو تیزی سے کم کرنے کے لیے ڈائٹنگ کرنے کا رجحان زیادہ پایا جاتا ہے، جس کے دل، گردوں اور خون کے گردشی نظام پر مختصر المدت اور طویل المدت بنیادوں پر مضر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس تحقیق کے دوران چوہوں پر تجربات کے دوران محققین نے عام معمول کے مقابلے میں غذائی کیلوریز 60 فیصد کمی کے ساتھ جانوروں کو کھلائی، جس کا موازنہ انسانوں میں روزانہ 2 ہزار کیلوریز پر مشتمل غذا کو 800 کیلوریز تک لے جانے سے کیا جاسکتا ہے۔ تین دن اندر کے چوہوں پر اس غذائی کمی کا اثر دیکھنے میں آیا یعنی جسمانی وزن میں کمی ہوگئی، تاہم اس کے نتیجے میں میٹابولک عناصر اور افعال جیسے بلڈ پریشر، دل کی دھڑکن، گردوں کے افعال اور دوران خون بھی متاثر ہوئے۔ تاہم جیسے ہی معمول کی غذا بحال کی گئی تو جسمانی وزن، بلڈ پریشر اور دل کی دھڑکن بھی معمول پر آگئی۔ مگر محققین نے دریافت کیا کہ ڈائٹنگ کے خاتمے کے 3 ماہ بعد ان جانوروں کے پیٹ کے ارگرد چربی جمع ہونے کی شرح بہت زیادہ بڑھ چکی ہے۔ محققین کا کہنا تھا کہ ڈائٹنگ ختم کرنے کے بعد بھی بلڈ پریشر میں اضافے کا خطرہ ہوتا ہے جبکہ توند کی چربی کے ساتھ جسم میں آنے والی تبدیلیاں طویل المعیاد بنیادوں پر ڈائٹنگ کے عمل سے گزرنے والے افراد کے لیے صحت کے لیے خطرہ ثابت ہوسکتی ہیں۔

صحت مند اور تندرست زندگی

صحت مند اور تندرست زندگی، ہر انسان کی سب سے بڑی خواہش ہوتی ہے۔ کیونکہ اگر صحت نہ ہو تو انسان دولت، شہرت، عزت، اور شاید کسی بھی نعمت سے خوشی حاصل نہ کر سکے۔ غالب نے بھی کیا خوب کہا تھا کہ 'تندرستی ہزار نعمت ہے'۔ ہر چندکہ، غیر صحت بخش ماحول، مرغن اور مصالحے دار غذاؤں، جسمانی سرگرمیوں میں کمی، تمباکو نوشی اور تیز رفتار زندگی کے باعث، انسان صحت مند زندگی گزارنے پر مجبور ہے، تاہم حقیقت یہ ہے کہ صحت مند زندگی گزارنا اتنا مشکل بھی نہیں۔

چلیں پھریں، چست رہیں

ماہرین صحت تجویز کرتے ہیں کہ ایک انسان کے لیے ہفتہ میں 150 منٹ کی ہلکی اور بھاری جسمانی سرگرمی میں مشغول رہنا ضروری ہے۔ اس سے جسم میں خون کی روانی تیز ہوتی ہے اور جسمانی صحت کے ساتھ ساتھ ذہنی کارکردگی میں بھی بہتر آتی ہے، ذہنی دباؤ کا خاتمہ ہوتا ہے۔ جسمانی مشقت کے لیے جم جوائن کرنا لازمی نہیں، اس لیے اگر آپ جم جوائن نہیں کرسکتے تو اس میں پریشانی کی کوئی بات نہیں۔ گھر کے ہر کام کے لیے گاڑی نہ نکالیں، پیدل جائیں یا سائیکل کا انتخاب کریں، گھر کی صفائی خود کریں اور لفٹ یا خودکار زینے کے بجائے سیڑھیاں چڑھنے اترنے کو ترجیح دیں۔

تمباکو نوشی سے پرہیز

اگر آپ صحت مند زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو یہ سب سے اہم قدم ہے۔ تازہ ترین تحقیقی رپورٹ کے مطابق، کثرت سے تمباکو نوشی ذیابیطس کے علاوہ 13 اقسام کے کینسر کا سبب بن سکتی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ جو افراد سگریٹ نوشی نہیں کرتے، لیکن اس کے دھوئیں میں سانس لیتے ہیں، ان میں دل کے دورے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ سگریٹ پینے والوں میں نظر کے کمزور ہونے یا اندھے پن کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ خواتین میں سگریٹ نوشی کے اثرات سے نوزائیدہ بچوں میں پیدائشی کٹے ہونٹ، حمل کے دوران پیچیدگیوں کا پیدا ہونا، جوڑوں کا درد اور جسم کی دفاعی صلاحیت میں کمی ہوجاتی ہے۔

چاق و چوبند ہونے کے فائدے

چاق و چوبند ہونے کا مطلب ہے، آپ کا جسم اپنے کام اور افعال بہتر طریقے سے کرنے کے قابل ہو۔ آپ کے دل اور پھیپھڑے اچھی طرح اپنا کام انجام دے رہے ہوں اور آپ کا معمول زندگی ایسا ہو، جس میں اضافی کیلوریز (حرارے) استعمال ہونے کا باقاعدہ انتظام موجود ہو۔ اس سلسلے میں، آپ چند چیزوں پر عمل پیرا ہوکر اپنے لیے صحت مند زندگی کا انتخاب کرسکتے ہیں۔

نیند کے اوقات کار

رات کے وقت بھرپور نیند صحت کے لیے انتہائی اہم ہے۔ 24 گھنٹے میں 6 سے 8 گھنٹے کی نیند ایک انسان کو تازہ دم اور چست کرنے کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ اس سے روزمرہ کام کرنے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے، تھکن، چڑچڑے پن اور ذہنی دباؤ سے چھٹکارا ملتا ہے۔ رات کے اوقات میں لی جانے والی نیند دن کی نیند کے مقابلے میں ذہنی فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔ اسی لیے ماہرین رات میں جاگنے کی مخالفت کرتے نظر آتے ہیں۔

محتاط رہیں، اپنا چیک اپ کروائیں

آپ نے یہ مقولہ تو سنا ہوگا کہ احتیاط، علاج سے بہتر ہے۔ کسی بیماری کے بعد ہی ڈاکٹر کے پاس جانا ضروری نہیں۔ اپنے چند جسمانی ٹیسٹ ریگولر کرواتے رہنے سے آنے والی بیماریوں کا اندازہ ہوجاتا ہے اور پہلے ہی سے ان پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

ورزش نہ کرنے سے 1.4 ارب انسانوں کو خطرناک بیماریوں کا خطرہ

نیویارک // عالمی ادارہ صحت کی ایک تازہ رپورٹ میں ڈاکٹروں نے خبردار کرتے ہوئے کہا ہے کہ دنیا میں ایک اعشاریہ چار ارب انسان مناسب ورزش نہ کرنے کی وجہ سے خود کو انتہائی خطرناک بیماریوں کے منہ میں دھکیل رہے ہیں۔ عالمی ادارہ صحت کی طرف سے جاری ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق ترقی یافتہ ممالک کے عوام آرام دہ، کاہل اور آسائش بخش زندگی سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ دنیا بھر کے ایسے ممالک میں ایک تہائی خواتین اور ایک چوتھائی مرد خود کو ایسے خطرناک حالات میں لے گئے ہیں، جہاں ہارٹ اٹیک، ذیابیطس اور کینسر جیسے امراض کا خطرہ بہت بڑھ جاتا ہے۔ بدھ کے روز دا لانسیٹ گلوبل ہیلتھ جرنل میں شائع ہونے والی اس تحقیق کے مطابق، ''غیر فعال جسمانی سرگرمیاں ایسے افراد کو این سی ڈی بیماریوں کی طرف لے کر جا رہی ہیں۔ ورزش نہ کرنے کے منفی اثرات ذہنی صحت اور معیار زندگی کو بھی متاثر کرتے ہیں۔'' ڈبلیو ایچ او نے دفاتر میں بیٹھ کر یا انتہائی آرام دہ ماحول میں کام کرنے والے بالغ افراد کو کم از کم فی ہفتہ ایک سو پچاس منٹ کی 'اعتدال پسندانہ ورزش' کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ ان میں ہلکی رفتار سے دوڑنا، تیراکی یا پھر سائیکلنگ شامل ہے۔ اگر یہی ورزشیں سخت طریقے سے کی جائیں تو پھر فی ہفتہ ان کا دورانیہ کم از کم 75 منٹ تک ہونا چاہیے۔ اس تحقیق میں سن دو ہزار سولہ کے بعد سے دنیا بھر کے 168 ممالک میں سے انیس لاکھ افراد کے اعداد و شمار شامل کیے گئے ہیں۔ محققین کے مطابق سن دو ہزار ایک کے بعد سے انسانوں کی جسمانی سرگرمیوں میں بہتری پیدا نہیں ہوئی ہے۔ اس تحقیق میں شامل ڈاکٹر ریگینا گوتھولڈ کا نیوز ایجنسی اے ایف پی سے گفتگو کرتے ہوئے کہنا تھا کہ اس وقت دنیا کے ایک چوتھائی بالغ (ایک اعشاریہ چار ارب انسان) ناکافی فعال ہیں یا انتہائی کم ورزش کرتے ہیں۔ اس تحقیق کے مطابق غریب اور امیر اقوام میں ورزش کرنے کے رجحان میں واضح فرق پایا جاتا ہے۔ اسی طرح خواتین اور مردوں کے لائف اسٹائل میں بھی فرق ہے۔ امیر ممالک کے عوام میں ایسی بیماریوں کا خطرہ غریب ممالک کی نسبت دو گنا زیادہ ہے۔ ڈاکٹر گوتھولڈ کے مطابق امیر ممالک میں لوگ زیادہ وقت کمروں میں گزارتے ہیں، دفتری اوقات زیادہ طویل ہیں، زیادہ غذائیت والی خوراک تک رسائی آسان ہے اور محنت طلب کام بھی کم ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان ممالک میں ورزش نہ کرنے والوں کو خطرناک بیماریوں کا خطرہ زیادہ ہے۔

ڈسپوزایبل پانی کی بوتل ایک بار سے زیادہ استعمال کرنا نقصان دہ

نیویارک // کیا آپ پانی پینے کے لیے ایک ہی پلاسٹک کی بوتل روزانہ استعمال کرتے ہیں؟ اگر ہاں تو اچھی بات تو یہ ہے کہ جسم میں پانی کی سطح برقرار رکھنا صحت مند رکھنے کے لیے ضروری ہے مگر کیا آپ یہ بتائیں گے کہ آخری بار اس بوتل کو کب دھویا تھا؟ کیا آپ کو لگتا ہے کہ اسے تو صرف پانی سے بھرا جاتا ہے اور وہ گندی نہیں ہوتی؟ درحقیقت یہ پلاسٹک کی ڈسپوزایبل پانی کی بوتل ایک بار سے زیادہ استعمال کرنا آپ کے لیے نقصان دہ ثابت ہوسکتا ہے۔ یہ بات ایک طبی تحقیق میں سامنے آئی۔ تحقیق کے مطابق پانی کی بوتلیں بنانے والی کمپنیاں اپنے صارفین کو انہیں دوبارہ استعمال کرنے کا مشورہ نہیں دیتیں کیونکہ روزمرہ کے معمولات میں پلاسٹک میں خرابیاں آتی ہیں جیسے چٹخا ہونا یا دراڑیں۔ کیا آپ پانی پینے کے لیے ایک ہی پلاسٹک کی بوتل روزانہ استعمال کرتے ہیں؟ اگر ہاں تو اچھی بات تو یہ ہے کہ جسم میں پانی کی سطح برقرار رکھنا صحت مند رکھنے کے لیے ضروری ہے مگر کیا آپ یہ بتائیں گے کہ آخری بار اس بوتل کو کب دھویا تھا؟ کیا آپ کو لگتا ہے کہ اسے تو صرف پانی سے بھرا جاتا ہے اور وہ گندی نہیں ہوتی؟ درحقیقت یہ پلاسٹک کی ڈسپوزایبل پانی کی بوتل ایک بار سے زیادہ استعمال کرنا آپ کے لیے نقصان دہ ثابت ہوسکتا ہے۔ یہ بات ایک طبی تحقیق میں سامنے آئی۔ تحقیق کے مطابق پانی کی بوتلیں بنانے والی کمپنیاں اپنے صارفین کو انہیں دوبارہ استعمال کرنے کا مشورہ نہیں دیتیں کیونکہ روزمرہ کے معمولات میں پلاسٹک میں خرابیاں آتی ہیں جیسے چٹخا ہونا یا دراڑیں۔

سیب اور ناشپاتی سمیت کئی پھل فالج سے بچانے میں مددگار

ایمسٹرڈیم، ہالینڈ: سیب اور ناشپاتی سمیت کئی پھلوں اور سبزیوں میں موجود ایک اہم جزو فالج کے حملے سے روک سکتا ہے۔ ہالینڈ میں کی گئی ایک تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ اگر آپ باقاعدگی سے ناشپاتی اور سیب کھاتے ہیں تو اس سے فالج کا خطرہ 52 فیصد تک کم ہوجاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان پھلوں میں ایک خاص اینٹی آکسیڈنٹ ''کورسیٹن'' خون کے لوتھڑے بننے سے روکتا ہے اور خون کی روانی کو بھی بہتر بناتا ہے۔ یہ اینٹی آکسیڈنٹ سفید گودے والے میٹھے پھلوں میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ اگرچہ کورسیٹن دیگر کئی پھلوں اور سبزیوں میں بھی پایا جاتا ہے لیکن سیب اور ناشپاتی کا معاملہ مختلف ہے جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔ ہالینڈ کے ماہرین نے 20 ہزار افراد کا 10 سال تک مطالعہ کیا اور بتایا کہ جن افراد نے زیادہ مقدار میں سیب اور ناشپاتی سمیت سفید گودے والے پھل کھائے تھے ان میں فالج کا خطرہ 52 فیصد تک کم دیکھا گیا ہے۔ یعنی اگر فی فرد سفید گودے والے پھل اور سبزیوں کی مقدار 25 فیصد بڑھائی جائے تو فالج کا خطرہ 9 فیصد تک کم ہوجاتا ہے۔ اس بنا پر 'ایک سیب کھائیں اور ڈاکٹر بھگائیں' کے محاورے کو فالج کیلیے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ کیورسٹین ایک اہم جزو ہے جو خون کے لوتھڑے بننے کو روکتا ہے اور ساتھ ہی پورے بدن میں خون کے بہاؤ کو بہتر بناتا ہے۔ بلڈ پریشر کی زیادتی اور بائی کولیسٹرول فالج کی سب سے بڑی وجوہ ہیں۔ اسی طرح سگریٹ نوشی چھوڑ کر سیب اور ناشپاتی کھانے سے فالج کو دور بھگایا جاسکتا ہے۔ ان پھلوں کو کھانے سے خلوی صحت بہتر ہوتی ہے اور سائٹوکائنز بنتے ہیں جو خون کو گاڑھا ہونے سے بچاتے ہیں۔

منفی سوچ کیسے صحت پر اثر انداز ہوتی ہے

منفی سوچ اور جذبات ہماری جسمانی و دماغی صحت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ جو لوگ منفی سوچ رکھتے ہیں ان میں بیمار رہنے کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔ اسی طرح جو لوگ خوش رہتے ہیں اور ہر بات کو ہنسی میں اڑا دیتے ہیں وہ خطرناک بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ ہمارا رونا، کڑھنا، غصہ، پریشانی اور خوف ہمیں بیماری میں مبتلا کرتے ہیں۔ ہمیں کیوں کر خوشی سے صحت ملتی ہے؟ آیئے اس بارے میں جانتے ہیں۔

غصہ

غصہ ہمارے جگر پر منفی اثر ڈالتا ہے۔ ماہرین کے مطابق جب بھی غصہ آئے تو ایک گلاس ٹھنڈا پانی پی لینا چاہیے۔ باقاعدگی سے چہل قدمی بھی غصہ کے جذبات کو آہستہ آہستہ ختم کردیتی ہے۔

اداسی / غم

غم اور دکھ ہمارے دل پر اثر انداز ہوتا ہے۔ کسی قریبی عزیز کی موت، نوکری ختم ہونا یا کسی تعلق کا ختم ہونا اکثر افراد کو دل کا مریض بنا دیتا ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق غم ہمارے پھیپھڑوں پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔

پریشانی / فکر

پریشان ہونا اور فکر کرنا صحت کے لیے بے حد نقصان دہ ہے۔ معمولی باتوں پر بھی پریشان ہونے سے بچنا چاہیے کیونکہ یہ آپ کے معدے پر منفی اثر ڈالتا ہے۔ ڈپریشن اور پریشانی کا شکار اکثر افراد یا تو بہت زیادہ غیر معمولی طریقے سے کھاتے ہیں یا پھر بہت کم کھاتے ہیں۔ فکر اور پریشانی بالوں میں سفیدی، سر درد اور بال جھڑنے کا سبب بھی بن سکتی ہے۔ یاد رکھیں، مستقبل کو کوئی نہیں بدل سکتا، جو ہونا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ لہٰذا آنے والے کل کی فکر چھوڑ کر حال میں خوش رہیں۔

خوف

خوف آپ کے گردوں کو نقصان پہنچاتا ہے اور ان کی کارکردگی کو کمزور کردیتا ہے۔ کچھ افراد کو کسی چیز کا فوبیا ہوتا ہے، یہ فوبیا بھی ان کے لیے نقصان دہ ہے، لہٰذا اس کا فوری علاج ضروری ہے۔

دباؤ / تناؤ

ذہنی دباؤ آپ کے دماغ اور دل پر اثر انداز ہوتا ہے۔ فالج کا شکار اکثر افراد ذہنی تناؤ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ مراقبہ، عبادت اور دوستوں، عزیزوں کے ساتھ وقت گزارنے سے ذہنی تناؤ کو کم کیا جاسکتا ہے۔

خوشی

خوشی کے بے شمار فائدے ہیں۔ یہ آپ کے اعصاب کو پرسکون اور ذہنی تناؤ کو ختم کرتی ہے۔ گھر والوں کے ساتھ اچھا وقت گزارنا، اپنی پسند کی کتاب پڑھنا یا فلم دیکھنا، اپنی پسندیدہ غذا کھانا، یہ وہ چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں جو آپ کو خوشی دے سکتی ہیں۔

جوش

کسی ایسے شخص سے ملنا جو زندگی سے بھرپور ہو، یا کوئی ایسا کام انجام دینا جو آپ کو جوش و جذبے سے بھر دے، دل کی صحت کے لیے بے حد فائدہ مند ہے۔ جوش و خروش دل کو متحرک کرتا ہے اور وہ اپنے افعال بہتر طور پر انجام دینے لگتا ہے۔ ماہرین کا مشورہ ہے کہ روزانہ کوئی ایک ایسا نیا کام ضرور کریں، جو آپ میں جوش پیدا کرے۔

مثبت سوچ

کسی بھی چیز کے بارے میں مثبت سوچنا آپ کو دل کا مریض بننے سے بچاتا ہے اور دل اپنے افعال بہترین طریقے سے سرانجام دیتا ہے۔

ہنسنا

قہقہہ لگانا اور ہنسنا دماغ میں تناؤ پیدا کرنے والے کیمیائی مادے کو ختم کرتا ہے۔ جب بھی آپ پریشان یا اداس ہوں تو کوئی مزاحیہ کتاب پڑھیں، کوئی مزاحیہ فلم دیکھیں، یا کسی خوش مزاج دوست سے گفتگو کریں جو آپ کو ہنسا سکے۔ ہنسنا آپ کو کئی بیماریوں سے بچاسکتا ہے۔

گلے لگانا

ماہرین کے مطابق گلے ملنے سے جسمانی و دماغی اعصاب کو سکون ملتا ہے۔ جب بھی آپ اپنے کسی عزیز یا دوست کو پریشان یا اداس دیکھیں تو اسے گلے لگالیں۔ اس سے دل میں موجود عناد ختم ہوگا اور روح بھی مسرت سے ہم کنار ہوگی۔

منفی سوچ کیوں آتی ہے

لاطینی کی معروف کہاوت ہے کہ ''اگر تم اپنی زندگی بدلنا چاہتے ہو تو سب سے پہلے تمہیں اپنی سوچ کو بدلنا ہوگا!'' ہمیں منفی سوچ کو مثبت سوچ میں بدلنا ہوگا، جس کی ایک بہت بڑی وجہ ابتدائی زندگی کے واقعات و سانحات بھی ہیں۔ بعض حادثات ایسے ہوتے ہیں جن کے نتائج منفی ہوتے ہیں اور وہ فرد کی شخصیت پر گہرے منفی اثرات مرتب کرتے ہیں۔ یہ اثرات آگے چل کر منفی سوچ کا ذریعہ بنتے ہیں۔ یہیں سے انسان شعوری یا لاشعوری طور پر منفی سوچنا شروع کردیتا ہے۔

سوچ مثبت ہوتی ہے نہ منفی

پیدائشی طور پر سوچ مثبت ہوتی ہے نہ منفی۔ ہم کسی چیز کو پہلی بار سوچتے ہیں تو وہ کچھ اور طرح کی لگتی ہے، پھر سوچتے ہیں تو کچھ اور طرح کی ہوتی ہے۔ جب ایک شے کو بار بار سوچا جاتا ہے تو اس کی ایک واضح صورت بن جاتی ہے۔ پھر اس کے متعلق سوچنا آسان ہوجاتا ہے اور پہلے سے بہتر بھی۔

منفی سوچ کا نقصان

عام طور پر ہمیں پتا ہی نہیں لگتا اور کسی بھی موضوع پر ہم غیر محسوس طور پر منفی ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ہمارے اندر منفی سوچ کے راستے بنے ہوئے ہیں اور ہم انھیں کبھی روکنے کی کوشش نہیں کرتے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بھارت۔جرمنی دوستی ہر قدم، ہر محاذ پر گہری ہو رہی ہے/ وزیراعظم

نئی دہلی// وزیراعظم نریندر مودی نے جمعہ کو ہندوستان اور جرمنی کے درمیان مضبوط ہوتے ہوئے تعلقات کی تعریف کی، اور حالیہ تعاون کو ان کی گہری دوستی کے ثبوت کے طور پر حوالہ دیا۔ جرمن بزنس 2024 کی 18ویں ایشیا پیسیفک کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے، پی ایم مودی نے کہا، ایک طرف سی ای او فورم کی میٹنگ یہاں ہو رہی ہے، دوسری طرف، ہماری بحریہ ایک ساتھ مشق کر رہی ہے۔ گوا میں جرمن بحریہ کے جہاز پورٹ کال پر ہیں۔ اور اب سے تھوڑی دیر میں، ہندوستان اور جرمنی کے درمیان ساتویں بین حکومتی مشاورت کا بھی اہتمام کیا جانا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ "یعنی ہندوستان اور جرمنی کی دوستی ہر قدم پر، ہر محاذ پر گہری ہوتی جا رہی ہے۔ پی ایم مودی نے کہا کہ اس سال ہندوستان۔ جرمنی اسٹریٹجک پارٹنرشپ کے 25 سال مکمل ہو رہے ہیں اور مزید کہا کہ اگلے 25 سال اس شراکت داری کو نئی بلندیوں تک لے جانے والے ہیں۔ یہ سال ہندوستان۔ جرمنی اسٹریٹجک پارٹنرشپ کا 25واں سال ہے۔ پی ایم مودی نے کہا کہ 25 سال اس شراکت داری کو نئی بلندیوں تک لے جانے والے ہیں۔ وزیراعظم مودی نے جرمن کابینہ کے ذریعہ "ہندوستان پر فوکس" دستاویز کے اجراء کا خیر مقدم کیا، جس میں اس بات کا خاکہ پیش کیا گیا ہے کہ کس طرح دو مضبوط جمہورتیں اور معروف معیشتیں عالمی بھلائی کے لیے تعاون کر سکتی ہیں۔ انہوں نے کہا مجھے خوشی ہے کہ ایسے نازک وقت پر، جرمن کابینہ نے بھارت پر فوکس دستاویز جاری کی ہے۔ بھارت پر فوکس دستاویز اس بات کا خاکہ ہے کہ کس طرح دنیا کی دو مضبوط جمہورتیں، دنیا کی دو سرکردہ معیشتیں، ایک ساتھ مل کر ایک طاقت بن سکتی ہیں۔ جرمنی نے

ہندوستان کی ہنر مند افرادی قوت پر جو بھروسہ دکھایا ہے وہ خاص طور پر حیرت انگیز ہے۔ پی ایم مودی نے یہ بھی یقین ظاہر کیا کہ ہنر مند ہندوستانیوں کے لیے ویزوں میں اضافہ کرنے کے جرمنی کے فیصلے سے اس کی ترقی کو فروغ ملے گا۔ انہوں نے کہا،" جرمنی نے ہنر مند ہندوستانیوں کو ہر سال دیے جانے والے ویزوں کی تعداد 20 ہزار سے بڑھا کر 90 ہزار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس سے جرمنی کی ترقی کو ایک نئی تحریک ملے گی۔ دریں اثنا، مئی 2020 میں مشرقی لداخ میں لائن آف ایکچول کنٹرول پر فوجی کشیدگی کو کم کرنے کے ایک اہم معاہدے کے بعد، وزیر اعظم نریندر مودی نے آج برکس سربراہی اجلاس کے موقع پر چینی صدر شی جن پنگ کے ساتھ دو طرفہ بات چیت کی۔ ملاقات میں سرحدی معاملے پر نمائندہ خصوصی کی سطح کا اجلاس جلد بلانے پر اتفاق کیا گیا۔ نامہ نگاروں کو اس اہم ملاقات کے بارے میں اطلاع دیتے ہوئے خارجہ سکریٹری وکرم مصری نے کہا کہ تقریباً پانچ سال بعد قائدین کے درمیان دو طرفہ ملاقات ہوئی ہے۔ آخری ملاقات 2019 میں برازیلیا میں برکس سربراہی اجلاس کے موقع پر ہوئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ یہ میٹنگ 2020 میں ہندوستان۔ چین سرحدی علاقوں میں پیدا ہونے والے مسائل کے خاتمے اور گشت کے معاہدے اور ان کے حل کے بعد ہوئی ہے۔ قائدین نے گزشتہ کئی ہفتوں کے دوران سفارتی اور فوجی چینلز پر مسلسل بات چیت کے ذریعے فریقین کے درمیان طے پانے والے اتفاق رائے کا خیر مقدم کیا۔ بات چیت میں، دونوں رہنماؤں نے سرحدی مسائل پر اختلافات کو ہماری سرحدوں پر امن کو خراب کرنے کی اجازت نہ دینے کی اہمیت پر زور دیا اور تسلیم کیا کہ ہند چین سرحدی سوال پر خصوصی نمائندوں کا سرحدی سوال کو حل کرنے اور سرحدی علاقوں میں امن برقرار رکھنے میں اہم کردار ہے۔ سکریٹری خارجہ نے کہا کہ قائدین نے دو طرفہ تعلقات کی صورتحال کا تزویراتی اور طویل مدتی نقطہ نظر سے بھی جائزہ لیا۔ دونوں نے تاثر ظاہر کیا کہ دنیا کی دو بڑی قوموں ہندوستان اور چین کے درمیان مستحکم دو طرفہ تعلقات علاقائی اور عالمی امن اور خوشحالی پر مثبت اثرات مرتب کریں گے۔ دونوں نے اس بات پر زور دیا کہ پختگی اور دانشمندی کے ساتھ اور ایک دوسرے کی حساسیت، مفادات، خدشات اور خواہشات کے لیے باہمی احترام کا مظاہرہ کرتے ہوئے دونوں ممالک پرامن، مستحکم اور فائدہ مند دو طرفہ تعلقات استوار کر سکتے ہیں۔

کوئی شواہد شیئر نہیں کیے گئے، یہ سب سیاسی طور پر محرک تھا

ہندوستان۔کینیڈا تنازع پر ہندوستانی ایلچی سنجے کمار ورما کا بیان

نئی دہلی// ہندوستانی ایلچی سنجے کمار ورما، جنہیں مرکز نے ٹروڈو حکومت کے اقدامات سے ہندوستانی سفارت کاروں کی "حفاظت کو خطرہ میں ڈالنے" کے طور پر واپس بلا لیا تھا، نے کہا ہے کہ کینیڈین حکام نے ان کے الزامات کے بارے میں ثبوت کا ایک حصہ بھی شیئر نہیں کیا ہے۔ ان کی سرزمین پر ایک قتل کے بارے میں اور یہ سیاسی طور پر حوصلہ افزائی کے الزامات کے ذریعے بھارت کو نشانہ بنانے کے بارے میں غلط تصور تھا۔ ایک خصوصی انٹرویو میں، سنجے ورما نے اس بات پر زور دیا کہ ہندوستان، ایک "ذمہ دار جمہوریت" ہونے کے ناطے کسی بھی ملک کو نقصان پہنچانے کی پالیسی نہیں رکھتا ہے اور نہ ہی دوسری قوموں کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرتا ہے۔ ورما نے نوٹ کیا کہ کینیڈا میں مقیم خالصتانی انتہا پسند کینیڈا کے شہری ہیں۔ "اگر آپ پورے واقعے پر نظر ڈالیں، اور ہم ہمیشہ یہ کہتے رہے ہیں کہ ہمارے ساتھ کوئی ثبوت شیئر نہیں کیا گیا ہے، تو مجھے لگتا ہے کہ یہ بڑی حد تک سیاسی طور پر محرک ہے اور ہندوستان کو نشانہ بنانا ایک غلط تصور ہے۔ ہم ایک ذمہ دار جمہوریت ہیں۔ کسی بھی ملک کے اندرونی معاملات میں مداخلت کی پالیسی نہیں ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ خالصتانی انتہا پسند اور دہشت گرد نہ تو بھارت کے حامی ہیں اور نہ ہی کینیڈا کے حامی ہیں اور بھارت اور کینیڈا کے تعلقات کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ "کینیڈا سے باہر نکلنے والے خالصتانی انتہا پسند اور دہشت گرد کینیڈا کے شہری ہیں۔ اس لیے وہاں ان کا بہت زیادہ سیاسی اثر و رسوخ پر وہ ڈال چکے ہیں۔ وہ مختلف سیاسی جماعتوں کو اپنے خیالات رکھنے کے لیے متاثر کرتے ہیں۔ اس انحصار سے یقیناً بھارت کے خلاف سازش کی آ گئی ہے۔ یہ خالصتانی انتہا پسند اور دہشت گرد بھارت کے حامی نہیں ہیں لیکن وہ کینیڈا اور بھارت کے درمیان تعلقات خراب کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے اوپر لگائے گئے الزامات پر اپنا درد بھی ظاہر کیا۔ یہ تکلیف دہ تھا کیونکہ میں وہاں دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کو مزید بہتر بنانے کے لیے گیا تھا اور مجھ پر الزامات لگائے گئے۔ وہ بھی ایسا گھناؤنا الزام جس سے میرے ملک کی بدنامی ہو سکتی ہے۔

سپریم کورٹ نے انہدامی کارروائی سے متعلق توہین عدالت کی درخواست مسترد کر دی

نئی دہلی// سپریم کورٹ نے غیر منقولہ جائیدادوں کو منہدم کرنے کے معاملے میں اتر پردیش حکومت، اتراکھنڈ اور راجستھان کے سینئر افسران کے خلاف توہین عدالت کی کارروائی کرنے کی درخواست کو آج مسترد کر دیا۔ جسٹس بی آر گوئی، پرشانت کمار مشرا اور کے وی وشواناتھن کی بنچ نے عرضی کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس پر غور کرنے کے لیے تیار نہیں ہے۔ بنچ نے کہا کہ ہم پنڈورا باکس نہیں کھولنا چاہتے۔ نیشنل فیڈریشن آف انڈین ویمن کی طرف سے پیش ہونے والے ایڈوکیٹ ایم نظام پاشا نے دعویٰ کیا کہ ایسے تین واقعات میں جہاں مسمار کرنے سے پہلے عدالت سے اجازت نہیں لی گئی تھی۔ ان ریاستی حکومتوں کی طرف سے پیش ہونے والے ایڈیشنل سالیسٹر جنرل کے ایم نٹراج نے کہا کہ انہدام فٹ پاتھ پر کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ عرضی خبروں کی بنیاد پر تیسرے فریق نے دائر کی تھی۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ وہ جائیدادوں کے انہدام سے متاثرہ لوگوں کی سماعت کرے گی۔ اس پر درخواست گزار کے وکیل نے کہا کہ ایسے حقائق سامنے لانے والے صحافیوں کو بھی نتائج کا سامنا کرنا پڑا جس کے بعد بنچ نے کہا کہ صحافیوں کو عدالت سے رجوع کرنے دیں۔ درخواست میں الزام لگایا گیا ہے کہ ہریدوار، جے پور اور کانپور میں حکام نے عدالت عظمیٰ کے حکم کی توہین کرتے ہوئے غیر منقولہ جائیدادوں کو منہدم کر دیا ہے۔ سپریم کورٹ نے اپنے حکم میں کہا تھا کہ ملزم کی جائیداد کو اس کی اجازت کے بغیر نہیں گرایا جائے گا۔ عدالت عظمیٰ نے یکم اکتوبر کو اپنے 17 ستمبر کے حکم میں توسیع کی تھی، جس نے حکومت کو اس عدالت کی اجازت کے بغیر فوجداری کے معاملے میں کسی ملزم کی جائیداد کو مسمار کرنے کے لیے بلڈوزر استعمال کرنے سے روک دیا تھا۔ تاہم، عدالت نے عوامی سڑکوں، فٹ پاتھوں، ریلوے لائنوں یا آبی ذخائر پر تجاوزات سے متعلق کارروائیوں کو اس حکم سے مستثنیٰ قرار دیا تھا۔

دہلی کے ہر بچے کو اپنی صلاحیتوں کے مطابق ترقی کرنے کا موقع ملنا چاہیے/ آتشی

نئی دہلی// دہلی کی وزیر اعلیٰ آتشی نے آج کہا کہ ان کا خواب ہے کہ قومی دارالحکومت دہلی میں رہنے والے ہر بچے کو اپنی صلاحیتوں کے مطابق آگے بڑھنے کا موقع ملے۔ آج یہاں چھترسال اسٹیڈیم میں 'دہلی اسٹیٹ اسکول گیمز 2024 - 25' کا افتتاح کرتے ہوئے محترمہ آتشی نے کہا" ہمارا خواب ہے کہ دہلی میں رہنے والے ہر بچے کو اپنی صلاحیتوں کے مطابق ترقی کرنے کا موقع ملے۔" انہوں نے کہا کہ چاہے پڑھائی ہو یا کھیل کود، دہلی حکومت یہ ذمہ داری لیتی ہے کہ طلباء کو ترقی کے ہر طرح کے مواقع ملیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ کبھی بھی فنڈز کی کمی کھلاڑیوں کے ٹیلنٹ میں رکاوٹ نہیں بننی چاہیے، اس لیے دہلی حکومت نے پلے اینڈ پروگریس اینڈ مشن ایکسی لینس اسکیم شروع کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہلی حکومت، دہلی اسٹیٹ اسکول گیمز کے ذریعے ان کی مدد کرتی ہے۔ ہر سال اسکولوں میں ابھرتے ہوئے کھیلوں کی صلاحیتوں کو ظاہر کرنے کے لیے دہلی حکومت مستقبل کے اولمپک اور بین الاقوامی تمغوں کے لیے تیاری کر رہی ہے۔ محترمہ آتشی نے کہا کہ بچہ چاہے امیر گھرانے سے ہو یا غریب گھرانے سے، وہ ایک بہترین کھلاڑی بن سکتا ہے۔ ایسے باصلاحیت کھلاڑیوں کو سپورٹ کرنے کے لیے دہلی حکومت نے 'پلے اینڈ پروگریس اسکیم شروع کی ہے، جس میں حکومت 17 سال تک کی عمر کے کھلاڑیوں کو ان کی کھیلوں کی تربیت اور سامان کے لیے 2 سے 3 لاکھ روپے کی امداد فراہم کرتی ہے۔ انہوں نے کہا 2018 سے 2022 تک، 1500 سے زیادہ کھلاڑیوں نے پلے اینڈ پروگریس اسکیم سے تعاون حاصل کیا ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ آنے والے وقتوں میں اس اسکیم کے ذریعے اور بھی بہت سے کھلاڑی سپورٹ حاصل کریں گے۔

رتن ٹاٹا کی 10 ہزار کروڑ کی جائیداد کے حوالے سے نیا انکشاف

نئی دہلی// رتن ٹاٹا کی وصیت سے متعلق اہم انکشافات منظر عام پر آئے ہیں۔ کئی دہائیوں تک ٹاٹا گروپ کی قیادت کرنے والے رتن ٹاٹا کا چند روز قبل انتقال ہو گیا تھا اور انہوں نے اپنے پیچھے تقریباً 10000 کروڑ روپے کی مالیت چھوڑی دی ہے۔ ان کی وصیت کے مطابق، ان کی جائیداد کا بڑا حصہ فلاحی اداروں، گھریلو ملازمین اور ان کے ذاتی اسٹاف میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ٹاٹا کی جائیداد سے ان کے بھائی جمی ٹاٹا اور سوتیلی بہنوں شیرین اور دینا جی جی بھوائے کو بھی حصہ دیا گیا ہے۔ ٹائمز آف انڈیا کی رپورٹ کے مطابق، رتن ٹاٹا نے اپنے جرمن شیفرڈ کتے ٹیٹو کی لا محدود دیکھ بھال کے لیے بھی وصیت میں انتظامات کیے ہیں، جسے ان کے دیرینہ باورچی راجن شاؤ سنبھالیں گے۔ اس کے علاوہ وصیت میں رتن ٹاٹا کے معاون، شانتنو نائیڈو کا نام بھی شامل ہے، جنہیں ان کے وینچر 'گڈ فیلو' میں ٹاٹا کی شراکت دی گئی ہے۔ مزید برآں، نائیڈو کے تعلیمی قرضے بھی معاف کر دیے گئے ہیں جو انہوں نے بیرون ملک تعلیم حاصل کرنے کے لیے لیے تھے۔ ٹاٹا کی ملکیت میں کئی جائیدادیں شامل ہیں، جیسے علی باغ میں 2000 مربع فٹ کا ساحلی بنگلہ، ممبئی کے جوہو تارا روڈ پر دو منزلہ مکان، اور 350 کروڑ روپے سے زائد کی ایف ڈی۔ اس کے علاوہ، ٹاٹا سنز میں ان کی 0.83 فیصد حصہ داری جس کی مالیت 165 ارب ڈالر کے قریب ہے، کو 'رتن ٹاٹا انڈومنٹ فاؤنڈیشن' کو منتقل کی جائے گی۔ ٹاٹا نے اپنے زندگی کے دوران حاصل کردہ مختلف اعزازات اور ایوارڈز بھی 'ٹاٹا سینٹرل آرکائیوز' کو عطیہ کر دیے ہیں تاکہ ان کی میراث کو آئندہ نسلوں کے لیے محفوظ کیا جا سکے۔

بہار۔شمال مشرق کو جوڑنے والے 4553 کروڑ روپے کے پروجیکٹ کی منظوری

نئی دہلی// حکومت نے بہار، اڈیشہ، مغربی بنگال اور شمال مشرقی ریاستوں کو جوڑنے والے ایک بڑے ریل پروجیکٹ کو منظوری دی ہے، جو سرمایہ کاروں کو راغب کرے گا اور انہیں ریل کے ساتھ ساتھ بندرگاہوں سے بھی رابطہ فراہم کرے گا۔ وزیر اطلاعات و نشریات اشونی ویشنو نے وزیر اعظم نریندر مودی کی صدارت میں آج یہاں کابینہ کی میٹنگ کے بعد یہ اطلاع دی۔ مسٹر ویشنو نے کہا کہ یہ پروجیکٹ 4553 کروڑ روپے کا ہے جو بہار میں کنیکٹیویٹی کو بے مثال طاقت فراہم کرے گا۔ اس منصوبے کے تحت 286 کلومیٹر ریلوے لائن بچھائی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ یہ شمالی بہار کا ڈریم پراجیکٹ ہے اور شمالی بہار کے اس دیرینہ ڈریم پروجیکٹ کو آج منظوری دی گئی ہے۔ یہ نیپال کی سرحد کے ساتھ ساتھ نرکٹیا گنج، رکسول، مظفر پور، سیتامڑھی وغیرہ کو جوڑنے والا ایک بڑا ٹرانسپورٹ کوریڈور بن جائے گا۔ یہ بڑا پروجیکٹ جنک پوری، کشتی، اجودھیا جیسے مذہبی مقامات سے رابطہ فراہم کرے گا۔ یہ 4553 کروڑ روپے کا پروجیکٹ ہے جس میں 286 کلومیٹر ریلوے لائن تعمیر کی جانی ہے۔ مسٹر ویشنو نے کہا کہ اگر کوئی سرمایہ کار اس پروجیکٹ کی تعمیر کی وجہ سے منتقل ہو کر آتا ہے تو یہ پروجیکٹ اسے بندرگاہ سے جوڑنے میں بھی اہم ثابت ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اس پروجیکٹ کی تعمیر سے بہار اور شمالی بہار کے لیے سب سے بڑا ٹرانسپورٹ کوریڈور ملے گا۔

وارانسی میں 13ویں نیشنل سیڈ کانگریس کا انعقاد

نئی دہلی// زراعت اور کسانوں کی بہبود کی مرکزی وزارت آئندہ ماہ اتر پردیش کے وارانسی میں نیشنل سیڈ کانگریس (این ایس سی) کے 13ویں ایڈیشن کا اہتمام کرے گی۔ مرکزی زراعت اور کسانوں کی بہبود کے محکمے کی ایڈیشنل سکریٹری شوبھا ٹھاکر نے آج یہاں بتایا کہ یہ تقریب 28 نومبر سے 30 نومبر تک منعقد ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ یہ پروگرام انٹرنیشنل رائس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (آئی آر آر آئی)، ساؤتھ ایشیا ریجنل سینٹر (آئی ایس اے آر سی) اور نیشنل سیڈ ریسرچ اینڈ ٹریننگ سینٹر (این ایس آر ٹی سی) کے اشتراک سے منعقد کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسانوں کی آمدنی میں اضافہ اور لاتعداد لوگوں کے لیے خوراک اور غذائی تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے اعلیٰ معیار، آب و ہوا کے لیے مزاحم اور غذائیت سے بھرپور بیجوں کی بہتر اقسام کی دستیابی پہلے سے کہیں زیادہ ضروری ہے۔ این ایس سی۔ 2024 زراعت کو مضبوط بنانے اور چیلنجوں کے حل کو یقینی بنانے اور کسانوں کو بااختیار بنانے پر غور کرے گا۔ آئی آر آر آئی کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر یوون پنٹو نے کہا کہ یہ تقریب ایک ایسے وقت میں ہو رہی ہے جب زرعی شعبے کو مارکیٹ میں مسلسل بڑھتی ہوئی مانگ کا سامنا ہے، اس لیے اسے پورا کرنے کے لیے بیج کے مزید جامع اور پائیدار نظام کی ضرورت ہے۔ متنوع زرعی ماحولیات میں بیج ویلیو چین کے ماہرین اور اسٹیک ہولڈرز کو اکٹھا کرنے سے ہم ان پیچیدہ مسائل کے موثر حل پیدا کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ این ایس سی۔ 2024 پائیدار، مساوی اور لچکدار بیج کے نظام کی تعمیر پر توجہ مرکوز کرے گا۔ ان میں موسمیات کے لحاظ سے لچکدار بیج کی پیداوار اور بیج کے نظام، بیج کے معیار اور ٹیکنالوجی میں پیشرفت، بیج کی پیداوار کے لیے ڈیجیٹل حل، بیج کے نظام اور مارکیٹ کی بصیرت، بیج کے شعبے میں پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کو مضبوط کرنا، معاش میں بہتری کے لیے بیج کے جامع نظام اور اسٹریٹجک بیج اقدامات کے ذریعے بیج کی تقسیم اور غذائی تحفظ کے موضوعات شامل ہیں۔

کانگریس اتر پردیش اسمبلی کے ضمنی انتخابات میں اپنے امیدوار نہیں اتارے گی

نئی دہلی//

کانگریس نے اتر پردیش اسمبلی کے ضمنی انتخابات میں اپنا کوئی امیدوار کھڑا نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور وہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کو شکست دینے کے لیے انڈیا اتحاد کی جیت کو یقینی بنانے کے لیے کام کرے گی۔ کانگریس کے اتر پردیش امور کے انچارج اویناش پانڈے اور ریاستی کانگریس کے صدر اجے رائے نے آج یہاں پارٹی ہیڈکوارٹر میں ایک مشترکہ پریس کانفرنس میں یہ اطلاع دی۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی نے اسمبلی کے ضمنی انتخابات میں کسی بھی سیٹ پر امیدوار کھڑا نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا" اتر پردیش میں 10 میں سے 9 سیٹوں پر ضمنی انتخابات ہونے والے ہیں، لیکن آج یہ وقت اپنی تنظیم یا پارٹی کو بچانے کا نہیں ہے، بلکہ یہ وقت آئین اور بھائی چارے کی حفاظت کرنے کا ہے۔" اس کے پیش نظر کانگریس کی اعلیٰ قیادت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ پارٹی اتر پردیش اسمبلی کے ضمنی انتخابات میں اپنے امیدوار نہیں اتارے گی، ہم انڈیا اتحاد کے امیدواروں کی جیت کے لیے کوشش کریں گے۔ کانگریس کے لیڈروں نے کہا" حال ہی میں اتر پردیش کانگریس کمیٹی کی قیادت میں تمام 10 اسمبلیوں میں 'آئین بچاؤ قرارداد' کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ اگر بی جے پی کو آج نہیں روکا گیا تو مستقبل میں آئین، بھائی چارہ اور باہمی ہم آہنگی نہیں رہے گی۔ یوپی کانگریس کے کارکنوں نے ان انتخابات میں بی جے پی کو شرمناک شکست دینے کا عزم کیا ہے، تاکہ 2027 کے آنے والے انتخابات میں اس کا مثبت اثر پڑے۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش میں انڈیا اتحاد کے تمام امیدواروں کو کانگریس کارکنوں کی حمایت حاصل

اسرو چیف نے خلائی حرکیات اور قومی مفادات کے تحفظ پر زور دیا

بنگلورو//

انڈین اسپیس ریسرچ آرگنائزیشن (اسرو) کے چیئرمین ڈاکٹر ایس سوماناتھ نے چانکیہ ڈیفنس ڈائیلاگ 2024 میں اپنے خطاب کے دوران خلائی حالات سے متعلق آگاہی کی بڑھتی ہوئی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ متحرک خلائی ماحول کو سمجھنا بہت ضروری ہے کیونکہ خلا میں اشیاء کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے۔ ڈاکٹر سوماناتھ نے تیزی سے بدلتے ہوئے ڈومین کو نوٹ کیا، جس میں ریزولوشن اور سپیکٹرل خصوصیات میں پیشرفت ہوتی ہے، جس سے خلائی اشیاء کے مشاہدے اور نگرانی میں چیلنجز پیدا ہوتے ہیں۔ اس نے چاند اور مریخ کی ہجوم کی نوعیت پر تبصرہ کیا، بار بار انسانی خلائی مشنوں کے نتیجے میں۔

ای ڈی نے والمیکی کیس میں سابق وزیر ناگیندر کی ضمانت کی مخالفت کی

بنگلورو// انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے جمعرات کو کرناٹک ہائی کورٹ میں سابق وزیر بی ناگیندر کو ضمانت دینے کے خصوصی عدالت کے فیصلے کو چیلنج کیا، جسے والمیکی کارپوریشن اسکام کے سلسلے میں 12 جولائی کو گرفتار کیا گیا تھا۔ جسٹس ایم ناگا پرسنا نے وزیر کو نوٹس جاری کرتے ہوئے 15 نومبر کو اگلی طے شدہ سماعت تک اپنا جواب داخل کرنے کی ہدایت دی۔ ای ڈی کے قانونی نمائندے ایڈیشنل سالیسٹر جنرل ایس وی راجو نے دلیل دی کہ خصوصی عدالت کا فیصلہ کئی غلط مفروضوں پر مبنی ہے جبکہ ای ڈی نے فوری مداخلت کی درخواست کی۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ وہ کسی بھی عبوری حکم پر غور کرنے سے پہلے دونوں فریقوں کو سننے کا انتظار کرے گی۔ اس سے پہلے 14 اکتوبر کو، بنگلورو کی ایک خصوصی عدالت نے وزیر کو ضمانت دی تھی، جس پر کرناٹک مہارشی والمیکی شیڈولڈ ٹرائب ڈیولپمنٹ کارپوریشن کے فنڈز کا غلط استعمال کرنے کا الزام ہے۔ ای ڈی نے ان پر غیر قانونی طور پر تقریباً 90 کروڑ روپے غیر مجاز کھاتوں میں منتقل کرنے کا الزام لگایا ہے۔ اس ماہ ای ڈی کی طرف سے چارج شیٹ داخل کیے جانے کے باوجود اس گھپلے کی تحقیقات کے لیے کرناٹک حکومت کی طرف سے تشکیل دی گئی خصوصی تفتیشی ٹیم (ایس آئی ٹی) نے اپنی ایف آئی آر میں وزیر ناگیندر کا نام نہیں لیا۔ قابل ذکر ہے کہ مبینہ گھپلہ اس سال مئی میں والمیکی کارپوریشن کے اکاؤنٹس سپرنٹنڈنٹ چندر شیکھر کی خودکشی کے بعد سامنے آیا ہے۔ ایک نوٹ میں مسٹر چندر شیکھر نے عہدیداروں پر فلاحی فنڈز میں غبن کا الزام لگایا تھا، جس کے بعد ایس آئی ٹی اور ای ڈی دونوں نے الگ الگ تحقیقات شروع کیں۔ عدالت کیس کی اگلی سماعت 15 نومبر کو کرے گی۔

مرکزی حکومت اپنی ذمہ داریوں سے بھاگ رہی ہے/ برسٹ

موہالی// پنجاب عام آدمی پارٹی کے ریاستی جنرل سکریٹری اور پنجاب منڈی بورڈ کے چیئرمین ہرچند سنگھ برسٹ نے جمعرات کو کہا کہ مرکزی حکومت کی جانب سے پنجاب کے ماحول کو خراب کرنے کی مسلسل کوششیں کی جا رہی ہیں اور مرکزی حکومت کے سوتیلے رویے سے پنجاب کی منڈیوں سے دھان اٹھانے میں دقتیں آ رہی ہیں۔ مسٹر برسٹ نے کہا کہ مرکزی حکومت پنجاب ریاست کے گوداموں میں پہلے سے پڑے ہوئے اناج کے ذخیرے کو منتقل کرنے میں جان بوجھ کر تاخیر کر رہی ہے، جبکہ پنجاب کے شیلرز میں بھی تقریباً 20 ہزار میٹرک ٹن چاول اسٹوروں میں پڑا ہے۔ اسی طرح پنجاب کے گوداموں میں چاہے وہ ایف سی آئی کا ویئر ہاؤس یا کوئی گودام ہی ہو، ان میں تقریباً 140 لاکھ ٹن چاول اور گیہوں کا ذخیرہ پڑا ہے اور یہ سارا ذخیرہ مرکزی حکومت کا ہے، جسے مرکزی حکومت کی جانب سے وقت پر نہیں اٹھایا گیا۔

دانا طوفان کے باوجود میٹرو ٹرین معمول کے مطابق چلے گی

کلکتہ// سمندری طوفان دانا کی وجہ سے زندگی تقریباً مفلوج ہو کر رہ گئی ہے۔ سیالدہ اور ہوڑہ سیکشن پر کئی ٹرینیں منسوخ کر دی گئی ہیں۔ فضائی خدمات معطل ہیں۔ یہاں تک کہ فیری سروس بھی جمعرات سے بند ہے۔ لیکن کلکتہ میں میٹرو سروس معمول پر ہے۔ میٹرو ریل کے چیف پبلک ریلیشن آفیسر کوشک مترا نے کہا کہ ہر کوئی جانتا ہے کہ ایک طوفان آنے والا ہے۔ یہ کسی بھی وقت لینڈ فال کر سکتا ہے۔ اس صورتحال میں بہت سے لوگ جاننا چاہتے ہیں کہ میٹرو سروس کیسی ہوگی؟ یعنی طوفان کے دوران میٹرو بند رہے گی یا نہیں۔ میں واضح کر دوں، میٹرو خدمات مکمل طور پر معمول پر رہیں گی، کوئی تبدیلی نہیں کی جا رہی ہے۔ کوشک نے یہ بھی کہا کہ میٹرو ہر روز کی طرح دکشینشور۔ دمدم۔ کوی سبھاش لائن پر وقت پر چلے گی۔ دم دم سے کوی سبھاش اور کوی سبھاش سے دم دم تک آخری میٹرو سروس روزانہ رات 10:40 پر دستیاب ہے۔ طوفانوں کے دوران بھی میٹرو ٹرین چلے گی۔ گرین لائن یعنی ہوڑہ میدان سے دھرمتلہ تک سروس بھی معمول پر رہے گی۔ سالٹ لیک سے سیالدہ میٹرو کے شیڈول میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ ہیمنت مکھوپادھیائے سے کوی سبھاش تک میٹرو سروس رات 8 بجے رک جاتی ہے۔ جوکا تا ماجرہاٹ لائن پر سروس بھی کچھ گھنٹوں کے بعد رک جاتی ہے۔ اس معاملے میں بھی ایسا ہی ہوگا۔ کوشک نے کہا کہ میٹرو ریل کلکتہ کی لائف لائن ہے۔ یہ طوفان کی وجہ سے نہیں رکے گی۔ واضح رہے کہ طاقتور طوفان جمعرات کی رات اور جمعہ کی صبح کے درمیان زمین سے ٹکرانے والا ہے۔ اس کا ممکنہ لینڈ فال اوڈیشہ کے بھیتر کانیکا اور دھمارا کے درمیان کہیں ہوگا۔ اس کے نتیجے میں، 120 کلومیٹر فی گھنٹہ کی زیادہ سے زیادہ رفتار کے ساتھ طوفان اڈیشہ اور مغربی بنگال کے ساحل پر ہو سکتا ہے۔ کلکتہ میں طوفان کی زیادہ سے زیادہ رفتار 80 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوگی۔ طوفان سے نمٹنے کے لیے متحرک انتظامیہ۔ کلکتہ میونسپلٹی کی جانب سے کئی احتیاطی اقدامات کیے گئے ہیں۔ متعدد ہیلپ لائن نمبرز اور کنٹرول روم کو فعال رکھا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے کہا کہ وہ جمعرات کی رات نوبنو میں موجود رہیں گی۔ وہ وہاں سے صورتحال کا جائزہ لیں گے۔ طوفان کی وجہ سے احتیاطی تدابیر کے طور پر جمعرات کی رات سے سیالدہ سے 190 لوکل ٹرینوں کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔ تمام جنوبی اور حسن آباد کی ڈویژن کی ٹرینیں منسوخ کر دی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ ہوڑہ سے جمعہ کی صبح کی کچھ ٹرینیں منسوخ کر دی گئی ہیں۔ متعلقہ انتظامیہ نے بتایا کہ کلکتہ ہوائی اڈے سے پروازیں 15 گھنٹے کے لیے معطل رہیں گی۔ جمعرات کی شام سے فضائی ٹریفک معطل رہے گی۔ کلکتہ میں صرف میٹرو سروس معمول پر ہے۔

The Urdu Daily WATTAN
وطن

جب ہندوستان میں ”گڈ گورننس“ کا انقلاب آیا

سید عاصم محمود

کچھ عرصہ قبل وزیراعظم پاکستان نے قائداعظم بزنس پارک کا افتتاح کرتے ہوئے قوم کو بتایا کہ انہیں احساس ہوا ہے کہ ملکی حکومتی نظام کرپٹ ہے۔ وہ کسی کو آسانی سے کام نہیں کرنے دیتا۔ پیسا لگاؤ تو کام ہو جاتے ہیں۔ سسٹم کی خرابی کے باعث عوام کی فلاح و بہبود کے منصوبے بھی مکمل نہیں ہو پاتے۔ کرپٹ نظام کوئی نئی بات نہیں اور نہ ہی اسے درست کرنا کوئی ناممکن بات ہے۔

حکومتی نظام کی اصلاح کرنے والے حکمرانوں میں ایک نمایاں نام شیر شاہ سوری کا ہے جو بہترین انتظام حکومت یا گڈ گورننس انجام دینے کے ماہر تھے۔ انہوں نے صرف پانچ سال کی قلیل

مدت میں حکومت کو عوام کا خدمت گزار بنا دیا۔ دور حاضر میں بھی وزیراعظم یا صدر کو اپنی صلاحیتیں ظاہر کرنے کی خاطر پانچ سال ملتے ہیں۔ شیر شاہ سوری (متوفی 1545ء) کی مثال سے عیاں ہے کہ اگر کوئی حکمران اپنی مملکت میں گڈ گورننس لانا چاہے تو پانچ سال کی مدت کافی ہے۔

حکمرانوں کی عالمی تاریخ میں شیر شاہ ممتاز ہیں۔ کٹر دشمن، مغل بادشاہ ہمایوں انہیں ”استاد بادشاہاں“ کہہ کر پکارا تھا۔ وہ بہادر، دانش مند اور سب سے بڑھ کر عوام کے خیر خواہ حکمران تھے۔ انہوں نے رنگ، نسل اور مذہب سے ماورا ہو کر اپنے لوگوں کی خدمت کی اور انہیں متحد کرنے کی سعی کرتے رہے۔ شیر شاہ سوری کی داستان اس لحاظ سے بھی سبق آموز ہے کہ وہ عام سردار کے بیٹے تھے مگر انہوں نے اپنی خداداد قابلیت کے بل بوتے پر تخت دہلی پایا۔

اگر وہ حادثے کا شکار نہ ہوتے، تو ہندوستان کو ترقی و خوشحالی کے لحاظ سے بام عروج پر پہنچا دیتے۔ ان کی داستان سے عیاں ہے کہ جس قوم کو باصلاحیت، اہل اور ایمان دار حکمران مل جائے تو وہ پستی سے اٹھ کر ترقی پاتی ہے۔ حکمران طبقہ کرپٹ ہو تو پھر وہ پوری قوم کا بھی بیڑا غرق کر سکتا ہے۔ شیر شاہ کو کامیابیاں اس لیے ملیں کہ وہ عوام کے دکھ درد سے واقف تھے۔ حکمران بن کر بھی انہوں نے عام آدمی سے رابطہ رکھا اور اس کے مسائل حل کرنے کی جستجو میں رہے۔

شیر شاہ سوری کے پشتون اجداد 1470ء میں افغانستان سے ہندوستان آئے اور ہریانہ میں ایک پٹھان سردار کی جاگیر میں کام کرنے لگے۔ وہیں 1486ء میں شیر شاہ حصار یا بجواڑہ میں پیدا ہوئے۔ اصل نام فرید خان تھا۔ والد نے ترقی کی اور انہیں جاگیریں مل گئیں۔ ان کی چار بیویاں تھیں۔ چوتھی بیوی کے باعث باپ بیٹے میں کشیدگی ہو گئی۔ شیر شاہ پھر والد کے دوست کے پاس مشہور علمی شہر، جون پور چلے گئے۔ وہیں انہوں نے تعلیم پائی اور دینی و تاریخی کتب کا مطالعہ کیا، جلد نوجوان کو مطالعے کی چاٹ لگ گئی اور انہوں نے سینکڑوں کتب پڑھ ڈالیں۔ مطالعے سے ان کا ذہنی کینوس وسیع ہوا اور عقل و دانش بڑھی۔ فرید خان کو فاتحین کی آپ بیتیاں پڑھنے کا شوق تھا۔ مطالعے نے ان کی شخصیت اور کردار نکھارنے میں مدد دی۔

چند سال بعد بزرگوں نے باپ بیٹے میں صلح کرا دی۔ حسن خان نے بیٹے کو سسرام اور خواص پور (ریاست بہار) کی جاگیروں کا انتظام سونپ دیا۔ شیر شاہ جاگیروں کا مکمل کنٹرول چاہتے تھے۔ انہوں نے والد کو لکھا: ”مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہاں ہمارے کچھ رشتے داروں اور فوجیوں کی زمینیں ہیں۔ ان زمینوں پر کچھ پٹواری کسانوں پر ظلم کرتے ہیں۔ یہ انتہائی غلط عمل ہے۔ ہر علاقے میں عدل و انصاف ہی ترقی کی جڑ ہوتی ہے جبکہ ناانصافی نہایت خطرناک اور تباہ کن چیز ہے۔ یہ حکومت کی بنیادیں کمزور کر کے اسے برباد کر دیتی ہے۔ آپ مجھے جاگیروں کا مکمل انتظام دیجیے تاکہ میں ظلم و ناانصافی کا خاتمہ کر کے وہاں عدل و انصاف قائم کر سکوں۔“

حسن خان بیٹے کے عزم اور منصف مزاجی سے متاثر ہوئے۔ انہوں نے اسے علاقوں کا مکمل کنٹرول دیا اور وعدہ کیا کہ وہ ان کے امور میں مداخلت نہیں کریں گے۔ یوں انہوں نے بیٹے کو موقع دیا کہ وہ اپنی انتظامی صلاحیتوں کو آزادی سے آزما سکے۔ شیر شاہ نے بھی انہیں مایوس نہیں کیا اور پرگنوں میں بہترین نظام حکومت قائم کر دیا۔ ظالم عزیز و اقارب کو سزائیں دیں۔ یوں انہیں زندگی میں حکومت کرنے کا عملی تجربہ حاصل ہوا۔ شیر شاہ پھر ترقی کرتے چلے گئے۔ مئی 1540ء میں قنوج کے مقام پر ہمایوں کو شکست دی۔ اس طرح ہندوستان کے نئے بادشاہ بن گئے۔ انہوں نے دہلی کو اپنا دارالحکومت بنایا۔

حکومت تقریباً آدھے ہندوستان (بنگال و بہار سے لے کر اتر پردیش، پنجاب اور سندھ تک) پھیلی ہوئی تھی۔ اب وہ اسے مستحکم اور نظام حکومت درست کرنے کی کوششیں کرنے لگے۔ گڈ گورننس کی خاطر وہ حکومت میں بیک وقت کئی اصلاحات عمل میں لائے جو انقلابی نوعیت کی تھیں۔ تب مملکت میں دو متوازی انتظامی نظام موجود تھے۔ ایک تو افسر شاہی یا بیوروکریسی اور دوسرا سرداری نظام۔ سردار عموماً فوجی ہوتے۔ انہیں اپنے عہدے کے مطابق کم یا زیادہ زمینیں دی جاتیں۔ بیوروکریسی میں قاضی، عامل (ریونیو افسر)، کوتوال، مکھیا اور پٹواری شامل تھے۔ ان سبھی کو حکومت سے اپنا کام انجام دینے پر تنخواہ ملتی۔

اس زمانے میں حکومتی ڈھانچے میں فوجی سردار سب سے زیادہ اہمیت رکھتے تھے۔ بادشاہ وقت انہیں زمینیں دیتے تاکہ وہ حکومت کے لیے ٹیکس اکٹھا کر سکیں اور اپنے اخراجات بھی نکال لیں۔ جنگ کے وقت یہ سردار اپنے علاقوں میں لشکر بھی تیار کرتے۔ ہوتا یہ تھا کہ اکثر فوجی سردار اپنی زمینوں پر حاکم بن بیٹھتے۔ پھر جو جنگجو اور ہوشیار ہوتا، وہ دیگر سرداروں کی زمینوں پر قبضہ کر کے طاقتور ہو جاتا۔ اکثر ایسے طاقتور سردار حکومت کے خلاف بغاوت کر دیتے۔ ان کی وجہ سے حکومت میں شورش رہتی اور امن و امان قائم نہ ہو پاتا جس سے معیشت کو نقصان پہنچتا۔ حکومت بھی مستحکم نہ ہو پاتی۔ شیر شاہ نے اقتدار سنبھال کر فوجی سرداروں کو زمینیں دینے کا نظام بحال رکھا کیونکہ اگر وہ اسے ختم کرتے تو ان کے خلاف کئی بغاوتیں ہو جاتیں۔ انہوں نے مگر سرداروں کی طاقت کمزور کرنے کی خاطر افسر شاہی میں اصلاحات متعارف کرائیں اور اسے پہلے کی نسبت زیادہ مضبوط و منضبط بنا دیا۔

ایک بڑا مسئلہ یہ تھا کہ سردار اور بیوروکریسی، دونوں نیم خودمختار ہو گئے تھے۔ بادشاہ وقت تو عموماً درباری سازشوں، رنگ رلیوں اور اپنے مشاغل میں منہمک رہتے۔ انہیں بس غرض یہ تھی کہ ٹیکسوں کی رقم موصول ہوتی رہے تاکہ حکومتی و شاہی اخراجات پورے ہو سکیں۔ انہیں یہ پروا نہیں تھی کہ سردار و بیوروکریسی کیونکر عوام الناس سے ٹیکس وصول کرتے ہیں۔ بادشاہوں کی عدم توجہ کے باعث ہی دونوں انتظامی ادارے کرپٹ ہو گئے۔ انہوں نے اپنی ذمے داریوں کو کمائی کا ذریعہ بنا لیا۔ وہ حکومتی آمدن میں سے بھی کچھ حصہ اپنے پاس رکھ کر بے ایمانی کرنے لگے۔ یہی نہیں، وہ مختلف طریقوں سے عوام پر ظلم و ستم کرتے تاکہ ٹیکسوں کی رقم میں اضافہ ہو سکے۔ اس روش نے عوام کی زندگی اجیرن بنا دی۔ شیر شاہ جاگیروں کا انتظام سنبھال چکے تھے۔ انہوں نے سرداری نظام اور بیوروکریسی کے کسانوں اور عوام پہ مظالم اپنی آنکھوں سے دیکھے تھے۔

حکومت کی تشکیل نو

سرداری نظام اور بیوروکریسی کی آمریت اور من مانی ختم کرنے کی خاطر شیر شاہ نے سب سے پہلا قدم یہ اٹھایا کہ بیشتر اختیارات اپنے ہاتھوں میں لے لیے۔ شیر شاہ اپنے مشیروں اور وزرا سے مشورے ضرور کرتے مگر وہ کوئی فیصلہ کرنے کے مجاز نہیں تھے۔ یہی وجہ ہے، شیر شاہ روزانہ سولہ گھنٹے کام کرتے تاکہ ہر شعبہ حکومت پر نظر رکھ سکیں۔

...شاہ کے سکے

مقصد یہی تھا کہ گڈ گورننس جنم لے اور عوام سکھ پا سکیں۔ انہوں نے حکومت چلانے کی خاطر صرف چھ محکمے تشکیل دیئے: (1) دیوان وزارت: جس کا سربراہ ”وزیر“ کہلاتا۔ یہ دراصل وزیر خزانہ تھا جو حکومت کی آمدن و اخراجات کا حساب کتاب رکھتا۔ صدر وزیر بھی تھا۔ (2) دیوان عرض: جس کا سربراہ ارض الملک تھا۔ یہ وزیر دفاع تھا جو فوج سے متعلق انتظامی امور مثلاً بھرتی، تنخواہیں، سپلائی وغیرہ کے معاملات دیکھتا۔ (3) دیوان رسالت: جس کا سربراہ وزیر خارجہ تھا۔ وہ غیر ملکی سفرا کا استقبال کرتا اور بیرونی حکومتوں سے خط و کتابت کرتا۔ (4) دیوان انشا: جس کا سربراہ ”دبیر خاص“ کہلاتا۔ یہ وزیر اندرون ملک جاری خط کتابت کا انتظام سنبھالتا۔ شاہی فرمان ہر جگہ بھجواتا نیز بیوروکریسی سے پیغامات وصول کرتا۔ (5) دیوان قضا: جس کا سربراہ قاضی القضا تھا۔ یہ قانونی معاملات دیکھتا اور سلطنت میں انصاف بحال رکھتا۔ (6) دیوان برید: جس کا سربراہ برید الملک کہلاتا۔ یہ محکمہ انٹیلی جنس تھا۔ حکومتی جاسوس اس کے ماتحت تھے جو سلطنت کے ہر اہم علاقے میں تعینات رہتے۔ ان سے خط کتابت کا انتظام بھی سنبھالتا۔ قبل ازیں بڑی ہندوستانی حکومتیں صوبے میں تقسیم ہوتی تھیں۔ شیر شاہ سوری نے ایک انقلابی کام یہ کیا کہ سلطنت کو زیادہ چھوٹے انتظامی علاقوں میں بانٹ دیا تاکہ انتظام حکومت سہل بنایا جا سکے۔ پہلا انتظامی یونٹ ”سرکار“ تھا جو آج کے ضلع جیسا ہے۔ ان کی کل تعداد 48 تھی۔

ہر سرکار میں ”پرگنہ“ ہوتے جنہیں تحصیل سمجھیے۔ ہر پرگنہ کئی ”موضع“ (ذیلی تحصیل) رکھتا۔ موضع پھر دیہات اور گاؤں پر مشتمل ہوتے۔ ایک پرگنے میں بیوروکریسی یہ تشکیل پائی: امن و امان قائم کرنے کا ذمے دار ”شقدار“ کو بنایا۔ گویا وہ دور جدید کا ضلعی پولیس افسر تھا۔ کسانوں، تاجروں اور دیگر شہریوں سے مختلف ٹیکس جمع کرنے کے نظام کا سربراہ ”امین“ تھا۔ مقدمات سننے اور سزائیں دینے کی ذمے داری ”منصف“ کو سونپی گئی۔ پرگنے میں سرکاری آمدن و خرچ کا حساب رکھنے والا ”خزانچی“ تھا جبکہ سرکاری خط کتابت کے لیے دو ”محرر“ تقرر کیے گئے۔ ایک فارسی اور دوسرا ہندی میں طاق ہوتا۔ ایک ”سرکار“ میں بیوروکریسی کے تین رہنما اہم تھے۔ شقدار شقداران، امین الامین اور منصف المنصفین۔ یہ تمام پرگنوں میں سرکاری ملازمین کے انچارج تھے۔ اس انتظامی تقسیم کی سب سے چھوٹی اکائی گاؤں میں مکھیا (مقدم)، پٹواری اور چوکی دار سرکاری نمائندے تھے۔ چوکی دار گاؤں کی رکھوالی کرتے۔ گاؤں میں پنچایت بھی نیم خودمختار تھی تاکہ لوگوں کی فلاح و بہبود انجام دے سکے۔ یہ پوری بیوروکریسی امن و امان قائم رکھنے اور ٹیکس جمع کرنے میں حکومت کی مدد کرتی۔ شیر شاہ نے پہلی مرتبہ یہ عمل متعارف کرایا کہ وہ ہر دو سال بعد سرکار اور پرگنے کے افسروں کا تبادلہ کر دیتے۔ یوں انہوں نے ہر قسم کی بے ایمانی کو پنپنے سے روک دیا۔

...کے عہد کی ایک سرائے

ذرائع آمدن

اس زمانے میں حکومت کی آمدن کے بنیادی ذرائع یہ تھے: زرعی ٹیکس، وقف جائیدادیں، تجارتی ٹیکس، نمک ٹیکس، لڑائیوں سے حاصل ہونے والا مال و زر، جزیہ اور ماتحت والیوں، وزراء، درباریوں، سفرا، تاجروں وغیرہ سے ملنے والے تحائف اور بنیادی اخراجات یہ تھے: فوج کی تنخواہیں، اسلحہ خریدنا، بیوروکریسی کی تنخواہیں اور شاہی محل کا خرچ۔ ماضی کی حکومتیں فوجی سرداروں اور درباریوں میں زمینیں بانٹ دیتی تھیں تاکہ وہاں وہ نظم و نسق بحال رکھیں اور زرعی ٹیکس بھی وصول کریں۔ انہی کو ”جاگیردار“ اور ”زمین دار“ کہا جانے لگا۔ رفتہ رفتہ مسئلہ یہ سامنے آیا کہ مکھیا اور پٹواری نے اکا کر لیا اور جاگیرداروں اور کسانوں، دونوں کو لوٹنے لگے۔

مکھیا و پٹواری کا طریق واردات یہ تھا کہ وہ جاگیردار کو بے خبر رکھتے کہ اس کی زمینیں کتنی ہیں، ان سے کتنی پیداوار ملتی اور کتنا ٹیکس کتنا ہے۔ یہ باتیں جاگیردار سے چھپائی جاتیں۔ چونکہ جاگیرداروں کو اپنے آرام و آسائش اور اپنی آمدن سے غرض تھی، تقریباً سبھی حساب کتاب کے چکر میں نہ پڑتے اور زمینوں کا انتظام مکھیاؤں اور پٹواریوں کے سپرد کر دیتے۔ یہ مکھیا و پٹواری کسانوں پر طرح طرح کے ٹیکس لگا کر ان سے 70 تا 75 فیصد پیداوار یا اس کے مترادف رقم حاصل کر لیتے۔ مگر جاگیردار کو یہی بتاتے کہ 50 فیصد پیداوار ہوتی ہے۔ بقیہ پیداوار یا آمدن وہ خود چٹ کر جاتے۔ جاگیردار تو اپنا اور حکومت کا حصہ مل جانے پر مطمئن رہتا، اُدھر بیچارے کسان نت نئے ٹیکسوں کے باعث ادھ موئے ہو جاتے۔ وہ سارا سال محنت کرتے مگر بدلے میں انہیں چند نوالے ہی ملتے تاکہ جسم و جاں کا رشتہ برقرار رہ سکے۔

زرعی ٹیکسوں کا نیا نظام

شیر شاہ سوری اپنی جاگیروں کا نظام سنبھالتے ہوئے کسانوں کی حالت زار دیکھ چکے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ ظالم بیوروکریسی ان کا استحصال کرتی ہے۔ اسی لیے اپنی سلطنت میں زرعی ٹیکسوں کا نیا نظام نافذ کیا جو ”رعیت داری“ کہلایا۔ اس نظام کے ذریعے ریاست اور کاشتکاروں کا براہ راست رابطہ قائم ہوا اور درمیان سے مکھیا، پٹواری وغیرہ کا تعلق بہت کم رہ گیا۔ رعیت داری کے تحت زرعی رقبہ دو بنیادی حصوں میں بانٹ دیا گیا: اول وہ جہاں فصل اچھی ہوتی۔ دوم وہ زرعی رقبہ جو بارانی تھا اور جہاں فصلیں کسی وجہ سے اچھی نہیں ہوتیں۔ جس علاقے میں فصلیں اچھی ہوتی تھیں، وہاں کے کسان اپنی پیداوار کا تیسرا حصہ (33.33 فیصد) حکومت کو بطور ٹیکس دینے لگے۔ جس علاقے میں فصل اچھی نہ ہوتی، وہاں کے کسانوں سے پیداوار کا چوتھا حصہ (25 فیصد) بطور ٹیکس لیا جاتا۔ حکومت نے ”جریبانہ“ اور ”محصلانہ“ کے نام سے دو نئے زرعی ٹیکس متعارف کرائے۔

یہ بالترتیب کل پیداوار کا ڈھائی فیصد اور پانچ فیصد تھے اور بیوروکریسی کی تنخواہوں کے سلسلے میں لیے جاتے۔ تیسرا کام یہ کیا گیا کہ ہر کسان کو ایک سرکاری دستاویز دی گئی جس پر درج تھا کہ اس کی کتنی زمین ہے، کیسی ہے اور اسے کتنا زرعی ٹیکس دینا ہے۔ یہ دستاویز ”پٹہ“ کے نام سے مشہور ہوئی۔ ایک اور دستاویز بھی بنائی گئی۔

اس پر درج ہوتا کہ حکومت نے اتنی زمین کسان کو دی ہے اور یہ کہ وہ سبھی زرعی ٹیکس ادا کرے گا۔ یہ دستاویز ”قبولیت“ کہلائی۔ کاشتکاروں کی سہولت کے لیے چوتھا اقدام یہ ہوا کہ وہ زرعی ٹیکس پیداوار (جنس) یا نقد کی صورت ادا کر سکتے تھے۔ نیز انہیں یہ سہولت دی گئی کہ دو اقساط میں ٹیکس ادا کریں۔ سلطنت کے تمام کاشتکاروں نے نئے زرعی ٹیکس نظام کا خیر مقدم کیا۔ ”پٹہ“ اور ”قبولیت“ کی دستاویز سے مکھیا و پٹواری ٹولے کے لیے ممکن نہیں رہا کہ وہ اپنی طرف سے ٹیکس عائد کر کے کسانوں کو لوٹ سکیں جبکہ دیگر سہولیات سے بھی کاشتکاروں کو فائدہ پہنچا۔ سب سے بڑھ کر اب نصف سے زائد پیداوار ان کی ملکیت ہو گئی۔ پہلے استحصالی زرعی ٹیکس نظام کے باعث وہ اپنی 75 فیصد پیداوار سے محروم ہو جاتے تھے۔

مشہور ہندو مورخ، ڈاکٹر کالیکارانجن قانون گو (متوفی 1972ء) نے شیر شاہ سوری کی حیات و خدمات پر ایک کتاب لکھی ہے۔ وہ لکھتا ہے: ”اگر شیر شاہ سوری مزید پانچ سال حکمران رہتے تو ہندوستان سے جاگیرداری نظام مٹ جاتا۔ تب پورے ہندوستان میں چپے چپے پر کھیت و باغ دکھائی دیتے جن کی دیکھ بھال بڑے جوش و ولولے سے کسان اور باغبان کرتے۔“ شیر شاہ زراعت کو قومی معاشی نظام کی بنیاد سمجھتے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ کسان ہی ملک کی خوشحالی کا سرچشمہ ہیں۔ لہٰذا وہ خوشحال ہوں گے تو زرعی پیداوار بھی زیادہ ہو گی۔ (ان کا خود کہنا تھا ”افسوس، مجھے حکومت تب ملی جب مجھ پہ بڑھاپا طاری ہو چکا۔“)

تجارت

پہلے تاجروں پر مختلف اقسام کے ٹیکس عائد تھے۔ شیر شاہ نے دو نئے ٹیکس متعارف کرائے اور بقیہ ختم کر دیئے۔ ایک ٹیکس اس وقت لیا جاتا جب تاجر مال لے کر سلطنت میں داخل ہوتا اور دوسرا ٹیکس اس وقت جب تاجر منزل پر پہنچ کر اپنا مال فروخت کرتا۔ ٹیکسوں کے خاتمے سے سلطنت میں صنعت و تجارت نے فروغ پایا۔ پڑوسی علاقوں سے کثیر تعداد میں تاجر سلطنت آئے اور اپنا مال سستے داموں فروخت کرنے لگے۔ یوں شہریوں کو عمدہ اشیا سستی ملنے لگیں اور مہنگائی ختم ہوئی۔ سرکاری ملازم بازار کے بھاؤ ہی سے اشیا خریدتے، انہیں کوئی رعایت حاصل نہ تھی۔

باؤلی

عدل و انصاف

شیر شاہ کا قول تھا کہ عدل اعلیٰ ترین اصول ہے۔ اسی لیے وہ روزانہ معین وقت پر مصیبت زدہ لوگوں کی فریاد سنتے اور موقع پر انصاف کرتے۔ ہر سرکار اور پرگنہ میں قاضی، شقدار اور منصف بھی فریادیوں کی داد رسی کے لیے تیار رہتے۔ بادشاہ کو کرپشن سے سخت نفرت تھی۔ ان کا کہنا تھا کہ دوسرے حکمرانوں کے وزیر مشیر بے ایمان تھے، اسی لیے وہ کمزور ہو گئے اور میں انہیں شکست دے سکا۔ ہر حکمران کا فرض ہے کہ وہ اطمینان کر لے، اس کے وزیر کرپٹ نہیں۔ رشوت لینے والے افسر اس قابل نہیں کہ بادشاہ کی ملازمت میں رہیں۔ وہ کہتا ”مجھے رشوت لینے والے شخص سے نفرت ہے۔ ایسا شخص کبھی ملک و قوم اور اپنے آقا کا وفادار نہیں ہو سکتا بلکہ اس سے انہیں نقصان پہنچتا ہے۔“ شیر شاہ عدل و انصاف کرتے ہوئے عزیز و اقارب حتیٰ کہ بیٹوں کا بھی خیال نہ کرتے۔ اگر جرم ثابت ہو جاتا تو ان کے ساتھ بھی مجرموں کی طرح سلوک ہوتا۔ بادشاہ ظالم کو موقع پر ہی کڑی سزا دیتے اور یوں مظلوم تک فوری انصاف پہنچاتے۔

شاہراہیں اور سرائیں

شیر شاہ سوری کا ایک عظیم کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے پوری سلطنت میں نئی شاہراہیں تعمیر کرائیں نیز پرانی شاہراہوں کو ازسرنو بنوایا۔ ان کی بنائی چار بڑی شاہراہیں یہ ہیں: (1) سونار گاؤں (نزد ڈھاکہ) تا پشاور بذریعہ آگرہ، دہلی اور لاہور) (2) آگرہ تا قلعہ چتوڑ (3) آگرہ تا برہان پور اور (4) لاہور تا ملتان۔ بادشاہ نے تمام شاہراہوں پر ہر دو کوس (چار میل) بعد سرائیں تعمیر کرائیں۔ مقصد یہ تھا کہ مسافروں کو دوران سفر قیام و طعام کی کوئی پریشانی نہ ہو۔ ان سراؤں میں مسلمان اور ہندو مسافروں کے لیے الگ بندوبست تھا۔ انہیں کھانا مفت ملتا۔ سراؤں کا خرچ وقف زمینوں کی آمدن سے پورا ہوتا۔

مورخین لکھتے ہیں کہ شیر شاہ سوری نے ایسی سترہ سو سرائیں تعمیر کرائیں۔ شاہراہوں پر اہم مقامات پہ ”کوس مینار“ بنائے گئے جو دوران سفر مسافروں کو راستہ بتاتے۔ نیز کنوئیں یا باؤلیاں بنائی گئیں جہاں مسافر اپنی پیاس بجھا لیتے۔ شاہراہوں کے کناروں پر ہزارہا درخت لگائے گئے تاکہ مسافر ان کے نیچے بیٹھ کر سستا سکیں۔ غرض شیر شاہ نے ان تعمیرات کے ذریعے اپنے عوام کی آرام و سہولت کا ہر ممکن خیال رکھا۔ شاہراہوں اور سراؤں کی تعمیر سے سلطنت کو بھی گوناگوں فوائد حاصل ہوئے۔ ملکی دفاع پہلے سے زیادہ مضبوط ہو گیا۔ شیر شاہ سوری کو سلطنت کے کونے کونے سے خبریں جلد ملنے لگیں۔ تجارت کو فروغ حاصل ہوا۔

ان شاہراہوں کی حفاظت کا بھی بہترین بندوبست تھا۔ شقدار کو حکم تھا کہ اگر کسی علاقے میں ڈاکو، چور یا قاتل کا سراغ نہ ملے تو وہاں کے مکھیا کو گرفتار کر لو۔ مکھیا مجرم کو گرفتار کرا دیتا، تو اسے انعام ملتا۔ گرفتار نہ کرا پاتا تو مجرم کو دی جانے والی سزا اسے ملتی جو سزائے موت بھی ہو سکتی تھی۔ شیر شاہ کا کہنا تھا کہ ایک گاؤں میں ہر مجرم کا پتا مکھیا کے تعاون سے مل سکتا ہے۔ ایک بار تفتیش کے باوجود قاتل کا سراغ نہیں ملا۔ شیر شاہ نے اپنے ایک سپاہی کو حکم دیا کہ وہ موقع واردات پر پہنچ کر درخت کاٹنے لگے۔ مکھیا کو خبر ملی تو وہ درخت کی کٹائی رکوانے آ پہنچا۔ شاہ کے حکم کی روشنی میں فوراً اسے گرفتار کر کے کہا گیا کہ تمہیں درخت کی کٹائی کا تو فوراً علم ہو گیا مگر یہ نہیں جانتے کہ قاتل کہاں ہے۔ فوراً اس کا پتا بتاؤ ورنہ تمہاری گردن اڑا دی جائے گی۔ مکھیا نے دو دن بعد ہی قاتل کا سراغ لگا لیا جسے قتل کر دیا گیا۔

محکمہ انٹیلی جنس

شیر شاہ سوری نے حکومت مستحکم کرنے اور ہر واقعے سے باخبر رہنے کے لیے جاسوسی کا بہترین نظام قائم کیا۔ تمام شہروں اور قصبات میں جاسوس مقرر کیے۔ یہ جاسوس وزیروں، مشیروں اور بیوروکریسی کے تمام افسروں پر نظر رکھتے۔ ہر جاسوس روزانہ اپنی رپورٹ براہ راست شیر شاہ کو ارسال کرتا۔ یوں بادشاہ باخبر رہتے کہ ہر وزیر مشیر کیا کر رہا ہے اور عوام الناس کس حال میں ہیں۔ وہ غافل اور کرپٹ وزیر کو برطرف کرنے میں دیر نہ لگاتے۔ شاہراہوں پر ہر سرائے میں دو گھوڑے ہر وقت تیار رہتے۔ مقصد یہ کہ جو ہرکارے جاسوسی کی رپورٹیں لیے جا رہے ہیں، وہ تازہ دم گھوڑوں پر سوار ہو کر جلد دربار پہنچ سکیں۔ یہ جاسوس علاقے میں ہونے والے جرائم کی تفتیش میں شقداروں کی مدد کرتے۔ سلطنت میں پولیس نہیں تھی۔ شقدار ہی دیگر حکومتی عملے کے تعاون سے امن و امان قائم کرنے کا ذمے دار تھا۔ اگر وہ کوئی کوتاہی برتتا تو اسے سخت سزا ملتی۔

روزنامہ وطن سرینگر

ہند۔پاک تعلقات

کیا اب جمود ٹوٹے گا؟

انڈیا اور پاکستان کے وزرائے خارجہ آئندہ ہفتے نیو یارک میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے دوران ملاقات کریں گے۔ وزارتی سطح پر دونوں ملکوں کے درمیان 2015 کے بعد یہ پہلی ملاقات ہوگی اور انڈیا کے مطابق اس میں کرتار پور صاحب گرودوارے تک سکھ عقیدت مندوں کو رسائی فراہم کرنے کی تجویز پر بھی بات کی جائے گی۔ اقوام متحدہ میں دونوں ملکوں کے مستقل نمائندے اس ملاقات کی تاریخ اور وقت طے کریں گے۔ اس سے پہلے پاکستان کے وزیر اعظم عمران خان نے وزیر اعظم نریندر مودی کو لکھے گئے ایک خط میں دونوں ملکوں کے درمیان منقطع مذاکرات دوبارہ شروع کرنے کی بات کی تھی۔ پاکستان کے دفتر خارجہ کے ترجمان نے سماجی رابطوں کی ویب سائٹ ٹوئٹر پر ایک بیان میں تصدیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ وزیر اعظم عمران خان نے انڈین وزیر اعظم نریندر مودی کا مثبت انداز میں جواب دیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ پیغام میں مذاکرات کے ذریعے ایشوز کے حل کی بات کی گئی ہے۔ یہ اس خط کے جواب میں لکھا گیا ہے جس میں نریندر مودی نے عمران خان کو مبارکباد دی تھی۔ بہر حال باتوں باتوں میں دونوں ممالک کے عوام کیلئے ایک خوشگوار تبدیلی دیکھنے کو مل رہی ہے۔ ایک طرف پاکستانی وزیر اعظم بڑی تیزی کے ساتھ بھارت کی طرف ہاتھ بڑھا رہے ہیں تو دوسری طرف بھارت نے بھی روایت کے برعکس بہت جلدی ہی پاکستانی سربراہ کی پیش کش کا مثبت جواب دیا ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ اس خوشگوار تبدیلی کو دونوں ممالک کی قیادت کہاں تک لے جاسکے گی۔ یوں تو بھارت اور پاکستان کے رشتوں کی تاریخ بہت ہی نشیب و فراز سے بھری پڑی ہے۔ ایک طرف بھارت کے وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی لاہور میں ایک تاریخی اعلان کرتے ہیں کہ دوست بدلے جاسکتے ہیں مگر پڑوسی نہیں لہٰذا ہمیں اچھے پڑوسی بن کر ہی رہنا سیکھنا پڑے گا۔ اسکے بعد کرگل جنگ ہو جاتی ہے اور رشتے ایک دم نفرت و عداوت اور بغض و حسد میں بدل جاتے ہیں۔ اسی طرح دونوں ممالک میں دوستی اور دشمنی کا کبھی کوئی بھروسہ نہیں رہتا ہے۔ الغرض دونوں ممالک کے عوام کی یہ دلی خواہش ہے کہ حکومتی سطح پر دونوں پڑوسی ممالک نزدیک آئیں اور دونوں طرف امن و امان کی بہار دیکھنے کو ملے۔ نیو یارک میں وزرا خارجہ کی متوقع میٹنگ سے اگرچہ زیادہ نتائج اخذ کرنا جلد بازی ہوگی تاہم اسے ایک نیک اور خوش آئند شروعات قرار دیا جاسکتا ہے جسے آگے لے جانے کی ضرورت ہے۔

خودی کی ہر سطح

اپنے ماحول سے مزاحمت کی حالت میں ہے!

ادریس آزاد

اقبال کے نظام فکر میں خدا، انسان اور کائنات کا ربط و تعلق ''مذہبی واردات'' کا مرہون منت ہے۔ کیونکہ شاعرانہ واردات قابل اعتماد نہیں اور ''فلسفہ نام نہیں کسی مسئلے کا حل دینے کا''۔ فلسفہ کا مطمع نظر جیسا کہ اقبال نے بھی بتایا فقط سوال اٹھانا ہے۔ فلہٰذا یہ مذہب ہی ہے جو خدا، انسان اور کائنات کے درمیان تعلق کی قابل فہم وضاحت کرتا ہے اور یہ قابل فہم وضاحت یہ ہے کہ مذہب کسی بھی شاہد کو حقیقت کے براہ راست مشاہدہ کا راستہ دکھاتا اور حقیقت کے ساتھ من حیث الکل بغلگیر ہونے کا یقین دلاتا ہے۔

اقبال رومی کا مرید ہے اور رومی تو کہتا ہے

مچنیں اقلیم تا اقلیم رفت

یہ گویا کائنات میں انسان کی مستقل موجودگی کا مفروضہ ہے جو اگرچہ عین حقیقت بھی ہے لیکن اقبال کے ہاں یہ ایک باقاعدہ پروگرام کے تحت وارد ہوتا ہے۔ جیسے ڈارون کا ارتقا قنوطی نتائج پر منتج ہوا مگر صرف مغربی مفکرین کے لیے۔ آئن سٹائن کے انکشافات قنوطی نتائج پر منتج ہوئے تو صرف مغربی مفکرین کے لیے۔ ڈارون کے سروائیول آف دی فٹسٹ کے جنون میں ساڑھے سات کروڑ انسانوں کی جانیں نذر آتش ہوئیں اور آئن سٹائن کے ''کائنات میں کوئی شے مطلق نہیں'' نے انسان کو انفرادی سطح پر بالکل تنہا کر دیا۔

لیکن اگر فکر میں ''مچنیں اقلیم تا اقلیم رفت'' کی تاثیر موجود ہو تو انہی نظریات یعنی ڈارون کے ارتقا اور آئن سٹائن کے ''کچھ مطلق نہیں'' سے رجائیت پسند نتائج برآمد کیے جاسکتے ہیں۔ ''میں کائنات کے ہر مرحلے میں موجود تھا، چنانچہ میں کائنات کے ہر مرحلے میں موجود رہونگا'' یہ ہے رومی بایں ہمہ اقبالی نظریہ ارتقا اور اس کا نتیجہ۔

اسی طرح ''کچھ مطلق نہیں'' تو گویا ہر ہر فرد اپنی جگہ مسلم حقیقت اور اہمیت کا حامل ہے۔ ایک ذرہ بھی اپنے زمان و مکاں کے اعتبار سے اتنا اہم ہے کہ اس کے جیسا کوئی دوسرا ذرہ کائنات میں وجود نہیں رکھتا۔ اقبال کے بقول،

یہ کائنات چھپاتی نہیں ضمیر اپنا

کہ ذرے ذرے میں ہے ذوق آشکارائی

اور یہی وہ اقبالی نگاہ ہے جو مطلقیت کے خاتمے میں بھی مثبت پہلو دیکھتی ہے۔ اقبال کے نزدیک انسان کا کائنات کے ساتھ بلاشبہ ایسا ہی رشتہ ہے کہ انسان اسی کون و مکاں کا حصہ ہے لیکن اس کی انسانیت کا وجود قائم رہ سکتا ہے تو ان شرائط پر کہ وہ فطرت کو اپنا دشمن تصور کرتا رہے اور اس مزاحمت کے لیے ہمہ وقت اپنے اندر نئی توانائیوں کی تلاش جاری رکھے۔ اقبال کے نزدیک، اور جیسا کہ شعر اقبال کے مصنف ڈاکٹر سید عابد علی نے بھی لکھا.........خودی کی ہر سطح اپنے ماحول سے مزاحمت کی حالت میں ہے نہ کہ مفاہمت کی۔ مفاہمت اقبال کے نزدیک خودی کی موت ہے۔ یہاں تک کہ اقبال کے نزدیک وہی انسان اکمل ہے جو صرف کائنات ہی نہیں بلکہ خدا کے سامنے ٹھہر سکنے کی اہلیت کا حامل بھی ہو۔ اسی مضمون میں اقبال خواجہ عبدالقدوس گنگوہی کا قول درج کرتے ہیں،

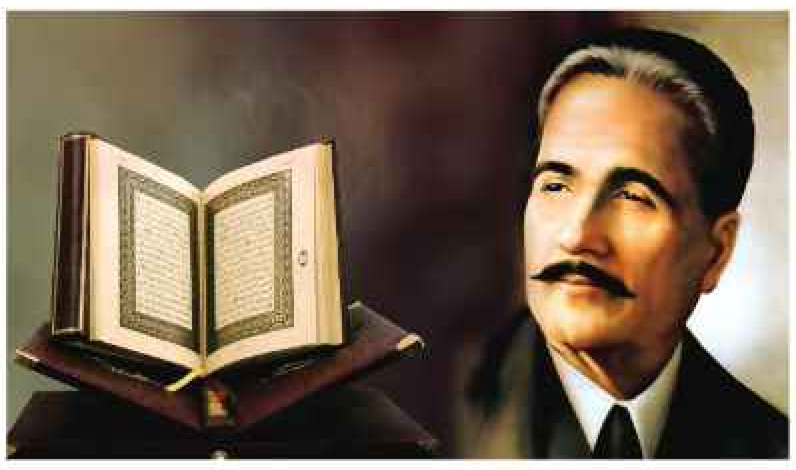

محمد عربی برفلک الافلاک رفت و باز آمد

واللہ اگر من رفتمے ہرگز باز نیامدے

محمد عربی فلک الافلاک پر گئے اور واپس آگئے، واللہ اگر میں گیا ہوتا تو کبھی واپس نہ آتا۔

اقبال وضاحت کرتے ہیں کہ عجمی تصوف کی رو سے لامتناہی خودی کے سامنے متناہی خودی کا استقرار ممکن نہیں۔ قدیم ہندو وحدت الوجود سے لے کر شیخ اکبر ابن عربی کے وحدت الوجود تک کہیں بھی یہ تسلیم نہیں کیا گیا کہ انائے متناہی، انائے لامتناہی کے مقابل دو لمحے بھی ٹھہر پائے گی۔ لیکن اقبال خودی کی زندگی کا مقصد ہی یہی استقرار بتاتے ہیں۔ اقبال کے بقول انائے متناہی اگر انسانی خودی کی صفات سے متصف ہو اور پھر وہ انسانی خودی استحکام حاصل کر چکی ہو تو متناہی انا اس طرح لامتناہی انا کے مقابل ٹھہر پائے گی جیسے دوپہر کے سورج میں چراغ کی لو زندہ رہتی ہے، حالانکہ اس کی تمام تر روشنی سورج کی روشنی میں ضم ہو چکی ہوتی ہے۔

اقبال نے اسی مضمون کی وضاحت میں ایک صوفی کا یہ شعر بھی درج کیا ہے۔

موسیٰ زہوش رفت بیک جلوہ صفات

تو عین ذات می نگری در تبسمی

موسیٰ کے ہوش تو صفات کے ایک جلوے سے جاتے رہے تھے اور تو (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) عین ذات کو دیکھتا رہا اور مسکراتا رہا۔

یعنی اقبال کے ہاں انسانی ذات کی اہمیت کائنات کی ہر شے سے بڑھ کر ہے، کیونکہ یہ فقط انسانی خودی ہی ہے جو صاحب لولاک ہونے کا شرف حاصل کر سکتی ہے۔ باقی تمام انائیں بے بصر ہیں۔ انسانی خودی بصیر ہے۔ باقی تمام انائیں مشیت ایزدی کی پابند ہیں، انسانی خودی کا خمیر عناصر اربعہ سے نہیں اٹھایا گیا۔ یہ خدا ہی کی طرح ایک ہے اور اس کا کوئی ہمسر نہیں۔ یہ نہ کسی کی اولاد ہے اور نہ ہی اس کی اولاد پیدا ہو سکتی ہے۔ خودی ایک حی و قیوم قوت ہے اور اس کی بیداری سے مراد فقط کسی انائے بے بصر (یعنی انسانی جسم) میں اس کی موجودگی سے آگہی ہے۔ موجودگی کی خبر ملتے ہی یہ اپنا اظہار خود کرنے لگتی ہے اور جستجو (عشق) اس کے زندہ رہنے کے لیے غذا کے مصداق ہے۔ ایک بیدار خودی اپنی قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر سکتی ہے یعنی پوری کائنات اس کے سامنے دست بستہ ہو جاتی ہے تاکہ وہ جس بھی انائے بے بصر کو چاہے اپنی تصرف میں لاسکے۔

عشق را از تیغ و خنجر باک نیست

اصل عشق از آب و باد و خاک نیست

غرض اقبال کے نزدیک انسان کا کائنات سے مالک و مملوک کا رشتہ ہے اور انسان جب چاہے کائنات کے سینے کو چیر کر اس سے باہر نکل سکتا ہے۔ بایں ہمہ خدا کو وہی انسان پسند ہے جو ان حدود کو پامال کرے اور اس تک پہنچنے کے لیے اپنے اندر اتنی زیادہ توانائی پیدا کرلے کہ نہ صرف خود بلکہ تمام جمعیت انسانی کو فطرت کے اس میدان کارزار سے نکال کرلے جائے۔

اقبال کے نزدیک خدا نے خود یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور خدا چاہتا ہے کہ انسان قوت پروردگار بن کر ظاہر ہو۔ انسان زمین پر خدا کا نائب ہے تو اس سے مراد یہی ہے کہ وہ خدا والے کام سرانجام دے۔ جیسا کہ اقبال کے ہی بقول،

بے ذوق نہیں اگرچہ فطرت

جو اس سے نہ ہو سکا وہ تو کر

خدا والے کاموں میں ایک کام ''قوت'' کا اظہار بھی ہے۔ یہی وہ رجائیت ہے جو اقبال کے ارتقا میں ہمیں ملتی ہے۔ اسی فکر کی بنا پر اقبال فرد کی ہی نہیں بلکہ قوم کی اجتماعی طاقت کو مقصد معاشرت قرار دیتے اور جماعت کے ہاتھوں تسخیر کائنات کے عمل کو انسانی معاشرے کا آخری مطمع نظر کہتے ہیں۔

کلدیپ نیئر

ایک انسان دوست جنہیں اپنی اردو والی پہچان پر اصرار تھا

کلدیپ نیئر نے اپنے کاموں سے ایک پوری نسل کی ذہن سازی کا کام کیا۔ نو واردان صحافت میں ان کی خاص دلچسپی تھی۔ اس کا ندازہ ذاتی طور پر مجھے علیگڑھ مسلم یونیورسیٹی میں اپنی طالب علمی کے زمانے میں ہوا۔

جو لوگ اردو میں لکھتے پڑھتے ہیں ان کے دلوں میں کلدیپ نیئر کا ایک خاص مقام تھا۔ مذہبی رواداری اور انسان دوستی کا ان جیسا علم بردار اب مشکل سے ہی نظر آتا ہے۔ ایک خلا ہے جو دور دور تک پر ہوتا ہوا نظر نہیں آتا۔ کلدیپ نیئر خود بھی اردو اور اس زبان کے بولنے والوں کو بہت عزیز رکھتے تھے۔ گو کہ اردو اخبار انجام میں جہاں سے انہوں نے اپنے صحافتی کیریئر کا آغاز کیا تھا ان کا قیام بہت ہی قلیل مدت کے لئے تھا مگر وہ زندگی بھر اس بات کا اظہار کرتے رہے کہ انہوں نے اپنے صحافتی کیریئر کا آغاز ایک اردو اخبار سے کیا تھا۔

وہ بہت کم وقت میں بہت اونچے مقام تک پہنچ گئے۔ انگریزی کے دو معتبر روزناموں سٹیٹسمین اور انڈین ایکسپریس میں اہم ذمہ داریاں نبھائیں اور ہندوستان میں دو میں سے ایک نیوز ایجنسی یو این آئی کے سربراہ رہے۔ اس کے علاوہ پچیس سالوں تک دی ٹائمز لندن کے نامہ نگار رہے۔ انھیں اپنی اردو والی پہچان کو ڈھونے کی ایسی کوئی ضرورت نہیں تھی اس کے باوجود وہ زندگی بھر اس پر اصرار کرتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ اخبارات میں ان پر چھپے تمام مضامین میں یہ ذکر موجود ہے کہ انہوں نے اپنی صحافت کا آغاز ایک اردو اخبار سے کیا تھا۔ وہ سیالکوٹ میں پیدا ہوئے تھے اور اس بات پر بھی فخر کرتے تھے کہ وہ اس جگہ کے رہنے والے ہیں جس نے اردو کے دو بڑے شاعروں علامہ اقبال اور فیض احمد فیض کو پیدا کیا۔

اردو سے ان کے لگاؤ کا ایک اور ثبوت ان کا ہفتہ وار سنڈیکیٹڈ کالم 'بٹوین دی لائنز' تھا جو وہ انیس سو چھیاسی سے مسلسل لکھ رہے تھے۔ انگریزی میں لکھا ہوا ان کا یہ کالم ہندوستان کی تمام اہم زبانوں کے تقریباً اسی اخبارات میں چھپا کرتا تھا جن میں اردو کے اخبارات بھی شامل تھے۔ مگر اردو اخبارات کو یہ امتیاز حاصل تھا کہ انھیں ان کا کالم اردو میں ہی ملتا تھا کیونکہ اس کا اردو ترجمہ وہ اپنی نگرانی میں کرواتے تھے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ کلدیپ نیئر ہندوستان کے واحد سنڈیکیٹڈ کالم نویس تھے جو ہندوستان کی ہر زبان میں پڑھے جاتے تھے۔ یوروپ اور امریکا میں بہت سارے معروف صحافیوں نے اپنے نام سے سنڈیکیٹڈ کالم جاری کر رکھا ہے۔ ہندوستان میں اس کی روایت کلدیپ نیئر نے شروع کی اور کامیاب رہے۔ یہ حقیقت غور طلب ہے کہ ہمارے یہاں تقریباً تمام معروف صحافی اپنے نام سے کالم لکھتے ہیں جو کسی مخصوص اخبار یا رسالے میں شائع ہو کر رہ جاتا جبکہ کلدیپ نیئر کا کالم نہ صرف ہندوستان کے مختلف علاقائی اور لسانی اخبارات میں چھپتا تھا بلکہ پاکستان، بنگلہ دیش اور خلیجی ممالک کے اخبارات کی زینت بھی بنتا تھا۔ خشونت سنگھ ملک کے دوسرے مقبول ترین کالم نویس تھے۔ ان کے قارئین ان کے قلم کی چاشنی کے اسیر تھے اور ان کے کالم کا انتظار کیا کرتے تھے۔ اس کے باوجود انہوں نے اپنے نام سے سنڈیکیٹ شروع نہیں کیا اور اپنے آپ کو ہندوستان ٹائمز اور انگریزی زبان تک محدود رکھا جبکہ وہ اردو اور فارسی کے اسکالر بھی تھے۔

کلدیپ نیئر کی پہچان ایک سیاسی مبصر کی تھی۔ اپنی تحریروں کے ذریعہ انہوں نے اپنے وقت کے تمام اہم مسائل پر نہ صرف لکھا بلکہ کہیں زیادتی ہوتے دیکھی تو عملاً اس کے خلاف کھڑے بھی ہوئے۔ ان کی تحریروں میں جدید ہندوستان کی ایک پوری تاریخ نظر آتی ہے۔ جواہر لال نہرو سے لے کر نریندر مودی تک تمام وزیر اعظم کے کاموں کا انہوں نے تجزیہ کیا اور آزادانہ طور پر ان سے اتفاق و اختلاف کیا۔ ایک وزیر اعظم نے انھیں جیل بھیجا تو دوسرے نے انہیں ملک کا ہائی کمشنر بنا کر لندن میں تعینات کیا۔ مگر ان کے اوپر نہ سزا کا اثر ہوا نہ جزا کا۔ وہ ہمیشہ ایک آزاد صحافی کے طور پر جئے جو صرف اپنے ضمیر کی آواز سنتا ہے۔ صدر جمہوریہ نے انھیں ایک بار راجیہ سبھا کے لئے بھی نامزد کیا جہاں پوری مستعدی کے ساتھ انہوں نے چھ سالوں تک کام کیا۔

وہ اظہار رآزادی کی آزادی کے زبردست حامی تھے۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت وقت کی طرف سے جب بھی پریس کی آزادی سلب کرنے کی کوشش ہوئی وہ اس کے خلاف میدان میں کود پڑے۔ ایمرجنسی کے دوران وہ اس وجہ سے جیل گئے مگر اپنی روش نہیں بدلی۔ انیس سو بیاسی میں جب اندرا گاندھی کے اشارے پر 'بہار پریس بل' لا کر پریس کی آزادی پر دوبارہ حملے کی کوشش ہوئی تو اس کے خلاف کھڑے ہونے والوں میں کلدیپ نیئر پیش پیش تھے۔ اسی طرح دو سال قبل جب این ڈی ٹی وی پر موجودہ سرکار نے پابندی لگانے کی کوشش تو اس وقت بھی دہلی پریس کلب میں جو احتجاج ہوا اس میں کلدیپ نیئر ضعیف العمری کے باوجود موجود رہے۔

کلدیپ نیئر حقوق انسانی کے زبردست علم بردار تھے۔ وہ اس سلسلے میں قائم کی گئی پہلی تنظیم پی یو سی ایل یعنی پیوپلس یونین فار سول لبرٹیز کے اولین سپاہیوں میں سے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ انسانی حقوق کی پامالی اور سماجی نابرابری کے خلاف مہم چلانے والوں کے ساتھ برابر کھڑے نظر آئے۔ اس کام کے لئے وہ مسلسل سفر کرتے رہتے تھے۔

ہندوستان اور پاکستان کے بیچ نفرت کی جو دیواریں آج نظر آرہی ہیں وہ ان کے زمانے میں بھی تھیں بلکہ اس کی پہلی اینٹ ان کی ابتدائی زندگی میں رکھی گئی اور وہ ذاتی طور پر اس سے متاثر بھی ہوئے۔ انھیں اپنے آبائی وطن سے ہجرت کرنا پڑا جس کی کسک وہ پوری زندگی محسوس کرتے رہے مگر انہوں نے اس کا منفی اثر قبول نہیں کیا۔ پوری زندگی دونوں ملکوں کو قریب لانے کی کوشش کرتے رہے۔ ہر سال چودہ اگست کو واگہ کی ہند-پاک سرحد پر جا کر کینڈل مارچ کرتے رہے۔

ہندوستان اور پاکستان کے تعلقات ہوں یا ہندوؤں اور مسلمانوں کے باہمی رشتے ان کے قلم نے کبھی معروضیت کا دامن نہیں چھوڑا۔ وہ زندگی بھر اپنی تحریروں کے ذریعہ، اور اپنی سماجی سرگرمیوں کے ذریعہ بھی، امن کے پیامبر بنے رہے اور ایسی طاقتوں کے خلاف کھڑے نظر آئے جو نفرتوں کو ہوا دیتے ہیں۔ ان کی ان کوششوں کا موازنہ آج کے بہت سارے سینئر صحافیوں اور تجزیہ نگاروں سے کیا جائے تو سب کے سب مضحکہ خیز معلوم ہوتے ہیں۔ خاص طور پر جب وہ پاکستان پر بات کرتے ہیں تو جیسے ان پر جنونی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

کلدیپ نیئر نے اپنے کاموں سے ایک پوری نسل کی ذہن سازی کا کام کیا۔ نو واردان صحافت میں ان کی خاص دلچسپی تھی۔ اس کا ندازہ ذاتی طور پر مجھے علیگڑھ مسلم یونیورسیٹی میں اپنی طالب علمی کے زمانے میں ہوا۔ ایک سال وہ سٹوڈنٹس یونین کی دعوت پر وہاں آئے تو اس خواہش کے ساتھ آئے کہ ان کی ملاقات جرنلزم کے طالب علموں سے کرائی جائے۔ ہمارے لئے یہ ایک بڑا اعزاز تھا چنانچہ پوری کلاس شہناز ہاشمی صاحبہ جو کہ ہمیں انگلش جرنلزم پڑھاتی تھیں کے ساتھ یونیورسیٹی گیسٹ ہاؤس ان سے ملنے گئی اور تقریباً پورا دن ان کے ساتھ گزارہ۔ اس وقت انہوں نے ایک نصیحت کی جو کم از کم میرے لئے مشعل راہ ثابت ہوئی۔ یہ نصیحت ایک صحافی کے کردار سے متعلق تھی۔ انہوں نے کہا کہ پڑھنے والا ایک صحافی کو صرف اس کی تحریر کے حوالے سے جانتا ہے۔ اس لئے جو کچھ بھی تمہارے نام سے چھپے وہ قابل اعتنا ہو ورنہ لوگ تم پر اعتبار کرنا چھوڑ دیں گے۔

آج کے تناظر میں کلدیپ نیئر کی یہ نصیحت بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ ٹیلی ویژن چینلوں نے صحافت کو جہاں گلیمر عطا کیا ہے وہیں صحافیوں کو ننگا بھی کر دیا ہے۔ ایسے صحافی جن پر عوام کا واقعی بھروسہ ہو انگلیوں پر گنے جاسکتے ہیں۔ کیا ٹیلی ویژن اور کیا پرنٹ ہر جگہ ایسے صحافیوں کی بھر مار ہے جو پیشہ ور کم اور پیشہ کرنے والے زیادہ لگتے ہیں۔ کلدیپ نیئر صحافیوں کی اس نسل سے تعلق رکھتے تھے جنہوں نے کبھی اپنے پیشے سے سمجھوتہ نہیں کیا۔ جیل جانا منظور کیا مگر گھٹنے نہیں ٹیکے۔ ان کے لئے صحافت محض ایک پیشہ نہیں تھا بلکہ بامقصد زندگی جینے کا ایک عمل بھی تھا۔

تنازعات کے بعد پائیدار امن کو حاصل کرنے میں قوم کی مرضی کا اہم کردار: ڈوبھال

سرینگر/26اکتوبر//

تنازعات کے بعد پائیدار امن کو حاصل کرنے میں قوم کی مرضی کے اہم کردار پر زور دیتے ہوئے قومی سلامتی مشیر اجیت ڈوبھال نے کہا کہ جب آپ انہیں میدان جنگ میں شکست دیتے ہیں تو قوم آپ کے ساتھ آپ کی شرائط پر صلح کرنے کیلئے تیار ہوتی ہے۔سی این آئی کے مطابق ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے قومی سلامتی مشیر اجیت ڈوبھال نے تنازعات کے بعد پائیدار امن کو حاصل کرنے میں قوم کی مرضی کے اہم کردار پر زور دیا اور جنگ کے بنیادی مقاصد پر سوال اٹھایا۔انہوں نے کہا کہ عسکری مقاصد حاصل کرنے کا طریقہ قوم کی مرضی کو توڑنا ہے اور اپنی فوج کو شکست دینے سے قوم کی قوت ارادی ٹوٹ جاتی ہے، ہم جنگیں کیوں لڑتے ہیں، کیا دشمن کے انسانی وسائل کو مارنے میں کوئی شیطانی خوشی ہے؟۔انہوں نے کہا ''فوجی مقاصد اور ہم ان کو کیسے حاصل کرتے ہیں قوم کی مرضی کو توڑ کر اور ان کی فوج کو شکست دینے سے قوم کی خواہش ٹوٹ جاتی ہے جب آپ انہیں میدان جنگ میں شکست دیتے ہیں تو قوم آپ کے ساتھ امن کیلئے تیار رہتی ہے''۔انہوں نے مشورہ دیا کہ قومیں اکثر اپنے شہریوں کے اجتماعی عزم کی بجائے فوجی چالوں اور ہتھیاروں پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے حکمت عملی کے اس اہم پہلو کو نظر انداز کرتی ہیں۔جاری تنازعات کو متوازی بناتے ہوئے قومی سلامتی کے مشیر نے کہا ''چاہے یوکرین ہو، روس، یا کوئی بھی جنگ، ایک بڑا کام جسے نظر انداز کیا گیا وہ قومی ارادہ پیدا کرنا اور مضبوط کرنا تھا۔انہوں نے مزید سوامی وویکانند کی تعلیمات پر زور دیا، جنہوں نے ایک صدی قبل، قومی قوت ارادی کو فروغ دینے کے تصور کو آگے بڑھایا اور کہا کہ تقریباً 100 سال پہلے، ایک شخص جو ایسا کرنے کیلئے کھڑا ہوا وہ سوامی وویکانند تھا۔ڈوبھال نے ہندوستان کی دفاعی افواج اور قومی سالمیت کے حوصلے کو بچانے کے لیے سوشل میڈیا پر ایک مضبوط جوابی بیانیہ کی ضرورت پر بھی زور دیا۔

حالیہ ملی ٹنٹ حملے: سیکورٹی ایجنسیاں فکرمند

برفباری سے پہلے دراندازی کا امکان لیکن تمام کوششوں کو ناکام بنایا جائیگا

سرینگر/26اکتوبر//

سیکورٹی ایجنسیاں وادی میں حالیہ ملی ٹنٹ حملوں کے بارے میں فکر مند ہیں اور ان حملوں کا جواب دینے کیلئے حکمت عملی تیار کی جارہی ہے کی بات کرتے ہوئے سرحدی حفاظتی فورس کے انسپکٹر جنرل کشمیر اشوک یادو نے کہا کہ برفباری سے پہلے دراندازی ہونے کا امکان ہے لیکن ہم ان تمام کوششوں کو ناکام بنانے کیلئے تیار ہے۔سی این آئی کے مطابق سرحدی حفاظتی فورس (بی

ایس ایف) کے کشمیر فرنٹیئر کے انسپکٹر جنرل اشوک یادو نے کہا کہ تمام سیکورٹی ایجنسیاں وادی میں حالیہ دہشت گردانہ حملوں کے بارے میں فکر مند ہیں اور ایک مربوط جواب تیار کیا جارہا ہے جبکہ خطرے کا تجزیہ بھی کیا جارہا ہے۔ایس ٹی سی ہمہامہ میں بی ایس ایف کے 629 نئے بھرتی ہونے والوں کی پاسنگ آؤٹ پریڈ کے موقع پر صحافیوں سے بات کررہے تھے۔

منشیات فروشوں کیخلاف پولیس کی کارروائی تیزی

سرینگر/26اکتوبر//

کولگام پولیس نے نوسوبدر اگنڈ میں متعدد مقدمات میں ملوث منشیات فروش کی جائیداد ضبط کرلی۔سی این آئی کو نمائندے پرویز وانی نے اس ضمن میں تفصیلات فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ منشیات کیخلاف پولیس نے کارروائی تیز کرتے ہوئے ایک بدنام زمانہ منشیات فروش کی جائیداد ضبط کرلی ہے۔پولیس کے مطابق منشیات فروش کا دومنزلہ مکان ضبط کرلیا گیا۔

لاپتہ ہوئے دوشیزہ اور نوجوان کی لاشیں برآمد

ایک ماہ پہلے پُراسرار طور پر لاپتہ ہوئے تھے

سرینگر/26اکتوبر//

ایک ماہ پہلے پُراسرار طور پر لاپتہ ہوئی دوشیزہ اور نوجوان کی نعشیں جنوبی کشمیر کولگام کے اہربل علاقے میں برآمد۔قانونی ضابطے پورے کرنے کے بعد نعشیں آخری رسومات کے لئے لواحقین کو سونپ دی گئی۔اے پی آئی نیوز کے مطابق بیس ستمبر کو وادی میں ایک خبر الیکٹرانک اور سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی کہ سرینگر سے تعلق رکھنے والی دوشیزہ اور ایک نوجوان اہربل شوپیاں پر سیر وتفریح کے لئے آئے تھے ان کا موٹر سائیکل اہربل کے قریب موجود تاہم دوشیزہ اور نوجوان پُراسرار طور پر لاپتہ ہے۔لواحقین اور جموں وکشمیر پولیس نے انہیں ہرممکنہ جگہ پر تلاش کیا تاہم ان کا کوئی پتہ نہیں چلا تھا۔

پاکستان کی جانب سے مسئلہ کشمیر کو اجاگر کرنے پر بھارت سیخ پا

جموں وکشمیر بھارت کا اٹوٹ حصہ تھا اور ہمیشہ رہے گا: بھارتی مندوب

سرینگر/26اکتوبر//

بھارت نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں مسئلہ کشمیر کو اٹھانے پر پاکستان کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ بے بنیاد بیان بازی پاکستان کی پرانی عادت ہے اور اس سے حقیقت کو تبدیل نہیں کیا جا سکتا ہے۔سی این آئی مانیٹرنگ ڈیسک کے مطابق اقوام متحدہ میں پاکستان کی جانب سے کشمیر کے مسئلہ کو اجاگر کرنے پر بھارت نے انہیں ایک مرتبہ پھر تنقید کا نشانہ بنایا۔اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے مباحثے سے خطاب کرتے ہوئے نیویارک میں اقوام متحدہ میں ہندوستان کے مستقل نمائندے پرواتھنی ہریش نے غلط معلومات پھیلانے کی آزمائشی حربہ پر مبنی شرارتی اشتعال انگیزی قرار دیا۔انہوں نے کہا کہ یہ قابل نفرت ہے، لیکن پوری طرح سے پیش گوئی کی جاسکتی ہے کہ ایک وفد نے اپنے فخر کی بنیاد پر شرارتی اشتعال انگیزی میں ملوث ہونے کا انتخاب کیا۔اس اہم سالانہ مباحثے میں اس طرح کے سیاسی پروپیگنڈے میں ملوث ہونا مکمل طور پر غلط ہے۔

وادی میں دن بھر کھلی دھوپ، درجہ حرارت میں خاص اضافہ نہیں

اگلے ماہ کے ابتدائی دنوں تک موسم خشک رہنے کا امکان/محکمہ موسمیات

سرینگر/26اکتوبر//

وادی میں اگلے ایک ہفتے تک موسم کی صورتحال بہتر رہنے کی پیش گوئی کرتے ہوئے محکمہ موسمیات نے کہا ہے کہ 2نومبر کسی بھاری بارش یا برفباری کا امکان نہیں ہے۔سی این آئی کے مطابق ماہر موسمیات نے کہا کہ جموں و کشمیر میں 2نومبر تک کسی بھاری بارش یا برفباری کی کوئی پیشگوئی نہیں ہے۔

جموں وکشمیر کو ریاست کا درجہ بحال کرنا پالیسی معاملہ ہے

جلد بازی سے گریز کیا جانا چاہئے پہلے ہی دہشت گردی سے زیادہ نقصان اٹھا چکا ہے

سرینگر/26اکتوبر//

جموں کشمیر کے ریاست کا درجہ بحال کرنا ایک سیاسی مسئلہ نہیں بلکہ پالیسی معاملہ ہے کا انکشاف کرتے ہوئے رویندر رینا نے کہا کہ اس موضوع پر جلد بازی سے گریز کیا جانا چاہئے کیونکہ جموں کشمیر پہلے ہی پاکستان کی اسپانسرڈ دہشت

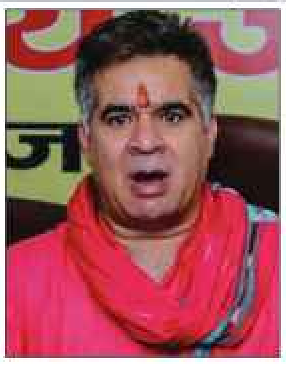

گردی سے بہت زیادہ نقصان اٹھا چکا ہے۔سی این آئی کے مطابق ادھم پور میں یوم الحاق کی سالگرہ کے موقع پر رویندر رینا نے کہا کہ جموں وکشمیر کا ہر شہری ملک کے اتحاد اور سالمیت کے لیے اور حب الوطنی اور لگن کے جذبات کے ساتھ ترنگے کو سربلند رکھنے کے لیے انتھک محنت کرتا رہے گا۔

وادی کے طول وارض میں سڑکوں کی خستہ

حالات اور پینے کے پانی کی قلت نے سنگین رُخ اختیار کیا

سرینگر/26اکتوبر//

عوامی حلقوں نے پانی کی قلت سڑکوں کی خستہ حالت اور طبعی نظام کے مفلوج ہونے پر سخت برہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ نئی سرکار بھی بنیادی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے فی الحال سنجیدگی کا مظاہرہ نہیں کررہی ہے بلکہ بیان پہ بیان دے کر زبانی جمع خرچ کی کارروائیاں انجام دے رہے ہے۔عوامی حلقوں نے اس بات پر حیرانگی کا اظہار کیا ہے سرینگر میونسپل کارپوریشن اور آر اینڈ بی نے گرمائی دارالخلافہ سرینگر میں پیوندکاری کو جو سلسلہ شروع کیا ہے وہ افسوسناک ہے اور اس طرح کی کارروائیاں عمل میں لانے سے لنک روڈوں کی مرمت متاثر ہوئی ہے۔

گگن گیر گاندربل حملے کی تحقیقات میں اہم پیش رفت

کلیدی ملزم کی شناخت،ایک سال سے لاپتہ تقریباً 50افراد سے پوچھ تاچھ

سری نگر:۲۶،اکتوبر//

وسطی کشمیر کے ضلع گاندربل کے گگن گیر علاقے میں 20اکتوبر کو ہوئے دہشت گردانہ حملے کے کلیدی ملزم کی شناخت محمد رمضان بٹ کے نام سے ہوئی ہے، جو ضلع کولگام کا رہنے والا ہے۔اس حملے میں ایک مقامی ڈاکٹر سمیت کل 7افراد ہلاک ہوئے تھے۔

صفحہ اول سے آگے

101

کے مطابق لیفٹنٹ گورنر منوج سنہا نے ہمہامہ میں بی ایس ایف کے 629 ریکروٹس کی پاسنگ آؤٹ پریڈ میں شرکت۔اس موقعہ پر انہوں نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دہشت گردی کے ابھرتے ہوئے خطرات سے نمٹنے کے لیے ایک نئی حکمت عملی تیار کی گئی ہے اور کہا کہ سیکورٹی فورسز کشمیر میں بہائے گئے بے گناہوں کے خون کے ہر قطرے کا بدلہ لیں گی۔خطاب کے دوران انہوں نے کہا '' ہندوستان ہمیشہ اپنے پڑوسیوں کے ساتھ امن چاہتا ہے۔لیکن بدقسمتی سے، ہمیں ایک ایسا پڑوسی ملا ہے جو گھر میں انتہائی غربت کا سامنا کرنے کے باوجود ہمیشہ امن میں خلل ڈالنے کی کوشش کرتا ہے''۔انہوں نے کہا کہ بی ایس ایف کو متعدد محاذوں پر تمام چیلنجز کا سامنا ہے چاہے وہ کنٹرول لائن یا بین الاقوامی سرحد کی حفاظت ہو۔انہوں نے کہا' فورس نے اپنی حب الوطنی اور بہادری کی وجہ سے شہرت حاصل کی ہے۔فورس کو دہشت گردی کے چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے اپنے دائرہ کار کو وسعت دینے اور مرکزی فورسز کے ساتھ قریبی تال میل برقرار رکھنے کی ضرورت ہے''۔منوج سنہا نے کہا کہ پولیس، فوج اور مرکزی فورسز بشمول بی ایس ایف کو جموں وکشمیر کی سرزمین سے دہشت گردی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لیے ایک اجتماعی نقطہ نظر اپنانا ہوگا۔بی ایس ایف بہترین مرکزی فورسز میں سے ایک ہے لیکن اسے ایک اضافی میل پیدل چلنا ہوگا۔لیفٹنٹ گورنر منوج سنہا نے کہا کہ ڈرون چیلنجوں سے نمٹنے کیلئے بی ایس ایف اور فورسز کو تکنیکی صلاحیتوں کو اپ گریڈ کرنے کی ضرورت ہے۔انہوں نے کہا ''صرف ہتھیار ہی نہیں بلکہ ڈرون کے ذریعہ منشیات کو بھی فضا میں چھوڑا جارہا ہے۔ہمیں اس چیلنج کا مقابلہ کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ منشیات ہماری نوجوان نسل کو کھا رہی ہیں۔منشیات کی فروخت سے حاصل ہونے والی مالیات کو دہشت گردی کو ہوا دینے کے لیے خرچ کیا جاتا ہے۔''انہوں نے بی ایس ایف کو مشورہ دیا کہ وہ اپنی ٹیکنالوجی، انٹیلی جنس شیئرنگ اور علاقے پر تسلط کو بڑھائے۔منوج سنہا نے پنجاب میں دہشت گردی سے نمٹنے میں بی ایس ایف کے کردار کو سراہتے ہوئے کہا کہ اس فورس کے پاس بہادری اور حب الوطنی کی عظیم داستانیں موجود ہیں۔انہوں نے کہا'' کشمیر میں آپ کا کردار بھی قابل تعریف ہے۔آپ دہشت گردی سے لڑنے کیلئے نہیں بلکہ شہری محاذ پر بھی کام کررہے ہیں جس میں اسکول کھولنا، غریبوں کی مدد کرنا اور ہتھیاروں اور منشیات کی اسمگلنگ سے نمٹنا شامل ہے۔'' انہوں نے فورس کو مشورہ دیا کہ وہ این سی سی کیڈٹس کو اس طرح سے تربیت دیں تاکہ انہیں کل بی ایس ایف میں شامل کیا جاسکے۔ایل جی نے 629 پاس آؤٹس کے لیے بہتر مستقبل کی خواہش بھی کی۔

102

پیروی کی جائے گی۔جموں وکشمیر میں اس سال 9جنوری کو 28,000 پنچایت ممبران کی میعاد ختم ہوگئی۔جموں وکشمیر میں پنچایتی انتخابات الیکشن کمیشن آف انڈیا نہیں بلکہ جموں وکشمیر ریاستی الیکشن کمیشن کے ذریعہ کرائے جاتے ہیں۔پنچایتوں اور شہری بلدیاتی اداروں کے انتخابات آخری بار نومبر اور دسمبر 2018 میں ہوئے تھے۔انہوں نے کہا'' پنچایت اور شہری وبلدیاتی انتخابات کے انعقاد کے بعد، جموں وکشمیر میں دفعہ 370 کی منسوخی کے بعد تمام جمہوری عمل بشمول نچلی سطح تک مکمل ہوجائیں گے''۔ذرائع نے بتایا کہ لوک سبھا اور اسمبلی انتخابات پرامن طریقے سے منعقد ہونے کے بعد پنچایتی انتخابات کرانے کی تیاریاں جاری ہیں۔18سال یا اس سے زیادہ عمر کے اہل ووٹر اپنا نام ووٹر لسٹ میں شامل کروا سکتے ہیں۔ذرائع نے بتایا کہ جموں وکشمیر پنچایتی راج ایکٹ 1989 کے سیکشن 38 کے تحت نظر ثانی کی جارہی ہے جبکہ رجسٹریشن کے عمل کیلئے چھ خصوصی کیمپ منعقد کیے جائیں گے۔ایک عہدیدار نے بتایا کہ پہلا کیمپ 16نومبر کو ہوگا اس کے بعد 17، 23، 24، 30 نومبر اور یکم دسمبر کو ہوگا۔ذرائع نے بتایا کہ تمام پنچایت الیکشن بوتھ آفیسر ووٹروں کے دعوؤں اور اعتراضات کیلئے ضروری دستاویزات کے ساتھ اپنے متعلقہ پولنگ اسٹیشنوں پر موجود رہیں گے جبکہ بلاک لیول آفیسران کیمپوں کی نگرانی کریں گے۔ذرائع نے بتایا کہ حتمی پنچایت ووٹر فہرستیں 6 جنوری 2025 کو شائع ہونے کا امکان ہے جس کے بعد انتخابات کا اعلان متوقع ہے۔

103

نیم فوجی دستے اور دیگر سیکورٹی فورسز بڑے پیمانے پر کومبنگ آپریشن میں شامل ہیں''۔انہوں نے مزید کہا کہ بابا ریشی سے گلمرگ اور دیگر ملحقہ علاقوں میں وسیع پیمانے پر تلاش جاری ہے۔ایس ایس پی نے یہ بھی کہا کہ بوٹہ پتھری حملے سے قبل مخصوص انٹیلی جنس معلومات کی بنیاد پر دیگر مقامات پر تلاشی کارروائیاں شروع کی گئی تھیں۔انہوں نے کہا'' ہم نے پٹن اور کریری علاقوں میں متعدد ان پٹ پر مبنی سرچ آپریشن شروع کیے ہیں۔جہاں تک شواہد پر غور کیا جاتا ہے، خیال کیا جاتا ہے کہ 3 سے 4 دہشت گرد دہشت گردانہ حملے میں ملوث تھے۔قابل ذکر بات یہ ہے کہ حملہ جمعرات کی شام کو ہوا، جس میں تین فوجیوں اور دو پورٹرز سمیت 5افراد کی جانیں گئیں۔

104

گیا جہاں ایک کی موت واقع ہوئی جس کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ وہ گاڑی کا ڈرائیور تھا۔پولیس کے ایک سینیئر آفیسر نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ فوج کے 9 آر آر سے وابستہ گاڑی دھال بانچی پورہ کے نزدیک حادثے کی شکار ہوئی جس دوران گاڑی کو ڈرائیور ہلاک ہوگیا جبکہ اس میں سوار 8 اہلکار زخمی ہوگئے جن کا علاج جاری ہے۔انہوں نے کہا کہ معاملہ سے متعلق کیس درج کرکے تحقیقات شروع کردی گئی ہے۔

105

ریاستوں کی طرح نہیں ہے۔ہم نے عوام سے وعدے کیے ہیں، اور ہم انہیں پورا کریں گے،" انہوں نے کہا کہ حکومت کو ریاستی حیثیت بحال کرنی چاہیے انہوں نے نوٹ کیا کہ اور انہوں نے جموں وکشمیر کی ترقی کے لیے حمایت کا یقین دلایا۔دربار کے اقدام پر، انہوں نے ذکر کیا کہ سی ایم عمر عبداللہ نے پہلے ہی اس کی بحالی کا حکم جاری کردیا ہے، اس لیے احتجاج کی ضرورت نہیں ہے۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ عوام نے نیشنل کانفرنس کو مینڈیٹ دیا، اور پارٹی مشترکہ مسائل کو حل کرنے کے لیے پرعزم ہے، کیونکہ جموں وکشمیر گزشتہ دس سالوں سے منتخب نمائندگی کے بغیر ہے۔

106

تھے۔ایک سرکاری ترجمان نے بتایا کہ ڈپٹی کمشنر بارہمولہ

از دفتر نائب تحصیلدار صفاکدل تحصیل عیدگاہ سرینگر

عنوان: درخواست منجانب عرفہ مشتاق، سیرت مشتاق، حذیفہ مشتاق دختران مشتاق احمد نجار ساکنہ سنگم عیدگاہ سرینگر نسبت اجرائی OBC State سرٹیفکیٹ بذمرہ ''نجار''

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست سائل ہے کہ وہ طبقہ نجار سے تعلق رکھتا ہے اور ان نسبت سائل خواہاں ہے کہ انکے حق میں OBC state بذمرہ نجار اجرا فرمائی جائے۔ بروئے رپورٹ پٹواری حلقہ سائل کا کنبہ بذیل درج ہے۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ	پیشہ	آمدنی
مشتاق احمد نجار	50	والد	گورنمنٹ ملازم	LPC
مسماۃ ممتازہ	۴۷	والدہ	گھریلو کام	
عرفہ مشتاق	۲۲	سائل	زیر تعلیم	
سیرت مشتاق	۱۷	سائل	زیر تعلیم	
حذیفہ مشتاق	۱۳	سائل	زیر تعلیم	

قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے لہذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتے کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔تحریر الصدر

نائب تحصیلدار صفاکدل

تیوہار سپیشل ریل گاڑیاں۔ 2024

دیپاولی اور چھٹھ پوجا تیوہاروں کے دوران ریل مسافروں کی باسہولت آمد ورفت کیلئے اتر ریلوے نے ذریعہ دیگر علاقائی ریلوں کے تعاون سے مندرجہ ذیل تیوہار سپیشل ریل گاڑیاں چلائی جائیں گی۔ جن کی تفصیلات مندرجہ ذیل مطابق ہے:۔

اتر ریلوے نیٹ ورک سے سفر شروع کرنے والی / ختم کرنے والی تیوہار سپیشل ریل گاڑیوں کی فہرست

خصوصی گاڑی نمبر	سٹیشن سے	روانگی کا وقت	سٹیشن تک	آمد کا وقت	فریکوینسی / چلنے کے دن		چلنے کی تاریخ
02252	نئی دہلی (وندے بھارت تہوار اسپیشل)	08:25	پٹنہ جنکشن	20:00	ہفتہ میں تین دن	بدھ، جمعہ، اتوار	30.10.24 to 06.11.24
02251	پٹنہ جنکشن	07:30	نئی دہلی	19:00		جمعرات، ہفتہ، دوشنبہ	31.10.24 to 07.11.24
02270	لکھنؤ (وندے بھارت تہوار اسپیشل)	14:15	چھپرہ	21:30	ہفتہ میں 6دن	منگل کو چھوڑ کر	Upto 08.11.24
02269	چھپرہ	23:00	لکھنؤ	06:30		منگل کو چھوڑ کر	Upto 08.11.24
02248	نئی دہلی (تیجس تہوار اسپیشل)	08:25	پٹنہ جنکشن	20:30	ہفتہ میں تین دن	منگل، جمعرات، ہفتہ	29.10.24 to 05.11.24
02247	پٹنہ جنکشن	07:30	نئی دہلی	89:3		بدھ، جمعہ، اتوار	30.10.24 to 06.11.24
04052	نئی دہلی	14:20	جے نگر	15:40	تاریخ کے مطابق	ہفتہ، منگل، جمعہ، دوشنبہ	29.10.24, 01 & 04.11.24
04051	جے نگر	18:00	نئی دہلی	18:50		اتوار، بدھ، ہفتہ، منگل	27, 30.10.24, 02 & 05.11.24
04054	نئی دہلی	14:20	برونی جنکشن	11:00	تاریخ کے مطابق	اتوار، بدھ، ہفتہ، منگل	27, 30.10.24, 02 & 05.11.24
04053	برونی جنکشن	12:30	نئی دہلی	09:10		دوشنبہ، جمعرات، اتوار، بدھ	28, 31.10.24, 03 & 06.11.24
02250	دہلی جنکشن	23:55	پٹنہ جنکشن	16:40	ہفتہ وار	جمعرات	on 31.10.24
02249	پٹنہ جنکشن	17:50	نئی دہلی	11:00		جمعہ	on 01.11.24
04075	نئی دہلی	23:45	شری ماتا ویشنو دیوی کٹرا	11:40	ہفتہ میں دودن	بدھ، اتوار	Upto 17.11.24
04076	شری ماتا ویشنو دیوی کٹرا	21:20	نئی دہلی	09:30		جمعرات، دوشنبہ	Upto 18.11.24
04498	آنند وہار ٹرمنل	19:30	بلیا	13:30	ہفتہ وار	اتوار	Upto 24.11.24
04497	بلیا	18:40	آنند وہار ٹرمنل	14:25		دوشنبہ	Upto 25.11.24
04022	آنند وہار ٹرمنل	11:40	سیتامڑھی	15:45	ہفتہ میں دودن	بدھ، جمعہ	Upto 29.11.24
04021	سیتامڑھی	18:00	آنند وہار ٹرمنل	18:05		جمعرات، سنیچر	Upto 30.11.24
04032	آنند وہار ٹرمنل	05:15	سہرسہ جنکشن	10:30	ہفتہ میں دودن	دوشنبہ، منگل، جمعرات، ہفتہ، اتوار	Upto 30.11.24
04031	سہرسہ جنکشن	13:00	آنند وہار ٹرمنل	16:10		دوشنبہ، منگل، بدھ، جمعہ، اتوار	Upto 01.12.24
04624	شری ماتا ویشنو دیوی کٹرا	23:45	وارانسی جنکشن	23:55	ہفتہ وار	اتوار	Upto 17.11.24
04623	وارانسی جنکشن	05:30	شری ماتا ویشنو دیوی کٹرا	11:25		منگل	Upto 19.11.24
04080	دہلی جنکشن	19:30	وارانسی جنکشن	09:45	ہفتہ میں تین دن	دوشنبہ، جمعرات، سنیچر	Upto 16.11.24
04079	وارانسی جنکشن	18:25	دہلی جنکشن	08:50		منگل، جمعہ، اتوار	Upto 17.11.24
04530	بھٹنڈہ جنکشن	20:50	وارانسی جنکشن	17:30	ہفتہ میں دودن	دوشنبہ، جمعہ	Upto 15.11.24
04529	وارانسی جنکشن	20:40	بھٹنڈہ جنکشن	17:00		منگل، سنیچر	Upto 16.11.24
04096	آنند وہار ٹرمنل	09:00	ایودھیا کینٹ	22:00	ہفتہ میں تین دن	دوشنبہ، بدھ، جمعہ	Upto 18.11.24
04095	ایودھیا کینٹ	09:00	آنند وہار ٹرمنل	22:30		منگل، جمعرات، سنیچر	Upto 19.11.24
04518	چنڈی گڑھ	23:15	گورکھپور	18:20	ہفتہ وار	جمعرات	Upto 14.11.24
04517	گورکھپور	22:05	چنڈی گڑھ	14:10		جمعہ	Upto 15.11.24
04060	آنند وہار ٹرمنل	10:30	جے نگر	15:15	ہفتہ میں دودن	منگل، جمعہ	Upto 15.11.24
04059	جے نگر	17:00	آنند وہار ٹرمنل	19:55		بدھ، سنیچر	Upto 16.11.24
04068	دہلی جنکشن	19:30	دربھنگہ جنکشن	16:30	ہفتہ میں دودن	منگل، جمعہ	Upto 15.11.24
04067	دربھنگہ جنکشن	18:00	دہلی جنکشن	16:35		بدھ، سنیچر	Upto 16.11.24
04044	آنند وہار ٹرمنل	23:15	گورکھپور	14:00	ہفتہ میں دودن	سنیچر، منگل	Upto 26.11.24
04043	گورکھپور	17:25	آنند وہار ٹرمنل	10:40		اتوار، بدھ	27.10.24 to 27.11.24
04217	وارانسی جنکشن	06:25	لکھنؤ جنکشن	11:45	روزانہ	دوشنبہ، منگل، بدھ	Upto 22.11.24
04218	لکھنؤ جنکشن	16:30	وارانسی جنکشن	21:50		جمعرات، جمعہ، سنیچر، اتوار	Upto 22.11.24
04010	آنند وہار ٹرمنل	23:45	جوگبنی	05:20	ہفتہ وار	منگل	29.10.24 to 12.11.24
04009	جوگبنی	09:00	آنند وہار ٹرمنل	16:05		جمعرات	31.10.24 to 14.11.24
04678	فیروز پور کینٹ جنکشن	13:25	پٹنہ جنکشن	17:00	ہفتہ وار	بدھ	Upto 13.11.24
04677	پٹنہ جنکشن	18:45	فیروز پور کینٹ جنکشن	22:40		جمعرات	Upto 14.11.24
04211	وارانسی جنکشن	14:50	چنڈی گڑھ	07:45	ہفتہ وار	سنیچر	Upto 16.11.24
04212	چنڈی گڑھ	09:30	وارانسی جنکشن	01:20		اتوار	27.10.24 to 17.11.24
04553	سہارنپور	04:40	انبالہ کینٹ جنکشن	06:45	روزانہ	دوشنبہ، منگل، بدھ	Upto 30.11.24
04554	انبالہ کینٹ جنکشن	20:20	سہارنپور	22:30		جمعرات، جمعہ، سنیچر، اتوار	Upto 30.11.24
04682	جموں توی	23:20	کولکاتہ	13:00	ہفتہ وار	منگل	Upto 14.11.24
04681	کولکاتہ	23:45	جموں توی	12:30		جمعرات	Upto 14.11.24
04078	آنند وہار ٹرمنل	23:55	پٹنہ جنکشن	16:25	ہفتہ وار	دوشنبہ	Upto 18.11.24
04077	پٹنہ جنکشن	17:50	آنند وہار ٹرمنل	11:00		منگل	Upto 19.11.24
04646	جموں توی	05:45	برونی جنکشن	12:10	ہفتہ وار	جمعرات	Upto 14.11.24
04645	برونی جنکشن	15:15	جموں توی	22:30		جمعہ	Upto 15.11.24
04038	دہلی جنکشن	19:10	اعظم گڑھ	11:30	ہفتہ وار	اتوار	Upto 17.11.24
04037	اعظم گڑھ	13:30	دہلی جنکشن	06:10		دوشنبہ	28.10.24 to 18.11.24
04312	ہریدوار جنکشن	12:30	ہاوڑہ جنکشن	17:10	ہفتہ وار	جمعرات	Upto 14.11.24
04311	ہاوڑہ جنکشن	19:00	ہریدوار جنکشن	23:30		جمعہ	Upto 15.11.24
04314	ہریدوار جنکشن	12:30	مظفر پور جنکشن	07:30	ہفتہ وار	جمعہ	Upto 15.11.24
04313	مظفر پور جنکشن	09:00	ہریدوار جنکشن	05:30		سنیچر	Upto 16.11.24
04058	آنند وہار ٹرمنل	23:15	مظفر پور جنکشن	21:15	ہفتہ میں دودن	دوشنبہ، جمعرات	Upto 14.11.24
04057	مظفر پور جنکشن	23:00	آنند وہار ٹرمنل	23:30		منگل، جمعہ	Upto 15.11.24
04062	آنند وہار ٹرمنل	09:00	برونی جنکشن	06:30	ہفتہ وار	اتوار	Upto 17.11.24
04061	برونی جنکشن	08:00	آنند وہار ٹرمنل	10:10		دوشنبہ	Upto 18.11.24
02246	حضرت نظام الدین	23:55	پٹنہ جنکشن	16:40	ہفتہ میں دودن	دوشنبہ، بدھ	Upto 27.11.24
02245	پٹنہ جنکشن	17:50	حضرت نظام الدین	10:50		منگل، جمعرات	Upto 28.11.24
04526	سرہند جنکشن	11:25	سہرسہ جنکشن	17:00	ہفتہ وار	دوشنبہ	Upto 18.11.24
04525	سہرسہ جنکشن	19:15	سرہند جنکشن	22:20		منگل	Upto 19.11.24
04006	دہلی جنکشن	23:05	جے نگر	23:45	ہفتہ میں دودن	منگل، جمعہ	Upto 26.11.24
04005	جے نگر	01:30	دہلی جنکشن	01:30		جمعرات، اتوار	Upto 28.11.24
04048	آنند وہار ٹرمنل	15:20	کٹیہار جنکشن	15:00	ہفتہ میں دودن	منگل، جمعہ	Upto 26.11.24
04047	کٹیہار جنکشن	18:00	آنند وہار ٹرمنل	17:50		بدھ، سنیچر	Upto 27.11.24
04070	نئی دہلی	00:20	راجگیر	21:00	ہفتہ میں دودن	سنیچر، منگل	Upto 30.11.24
04069	راجگیر	22:50	نئی دہلی	23:10		اتوار، بدھ	Upto 30.11.24
02262	نئی دہلی	00:20	دربھنگہ	21:15	ہفتہ میں دودن	بدھ، اتوار	Upto 27.11.24
02261	دربھنگہ	23:20	نئی دہلی	20:15		بدھ، اتوار	Upto 27.11.24
04608	جموں توی	20:20	موزہ جنکشن	13:20	تاریخ پر	بدھوار اور سوموار	30.10.24 & 04.11.24
04607	موزہ جنکشن	23:45	جموں توی	15:20		شکروار اور بدھوار	01.11.24 & 06.11.24
04680	شری ماتا ویشنو دیوی کٹرہ	18:40	کاماکھیا	21:00	تاریخ پر	سوموار اور سنیچر	28.10.24 & 02.11.24
04679	کاماکھیا	06:00	شری ماتا ویشنو دیوی کٹرہ	06:20		ویروار اور منگلوار	31.10.24 & 05.11.24
04662	امرتسر جنکشن	20:10	سہرسہ	05:00	تاریخ پر	منگلوار اور اتوار	29.10.24 & 03.11.24
04661	سہرسہ جنکشن	10:00	امرتسر جنکشن	18:20		ویروار اور منگلوار	31.10.24 & 05.11.24
05001	گورکھپور جنکشن	19:30	دلی جنکشن	13:15	ہفتہ وار	اتوار	27.10.24 to 10.11.24
05002	دلی جنکشن	15:15	گورکھپور جنکشن	09:55		سوموار	28.10.24 to 11.11.24
05111	چھپرہ جنکشن	14:00	نئی دلی	11:50	ہفتہ وار	سوموار	28.10.24 to 11.11.24
05112	نئی دلی	12:50	چھپرہ جنکشن	11:30		منگلوار	29.10.24 to 12.11.24

اتر ریلوے نیٹ ورک سے ہو کر گزرنے والی تیوہار سپیشل ریل گاڑیوں کی فہرست

خصوصی گاڑی نمبر	سٹیشن سے	روانگی کا وقت	سٹیشن تک	آمد کا وقت	فریکوینسی / چلنے کے دن		چلنے کی تاریخ
03575	آسنسول جنکشن	10:15	آنند وہار ٹرمنل	08:05	ہفتہ وار	جمعہ	Upto 29.11.24
03576	آنند وہار ٹرمنل	10:15	آسنسول جنکشن	10:20		سنیچر	Upto 30.11.24
03435	مالدہ ٹاؤن	09:30	آنند وہار ٹرمنل	14:10	ہفتہ وار	دوشنبہ	Upto 25.11.24
03436	آنند وہار ٹرمنل	15:45	مالدہ ٹاؤن	23:30		منگل	Upto 26.11.24
03255	پٹنہ جنکشن	22:20	آنند وہار ٹرمنل	15:00	ہفتہ میں دودن	اتوار، جمعرات	Upto 14.11.24
03256	آنند وہار ٹرمنل	23:20	پٹنہ جنکشن	17:20		دوشنبہ، جمعہ	Upto 15.11.24
02391	پٹنہ جنکشن	22:20	آنند وہار ٹرمنل	15:00	ہفتہ وار	سنیچر	Upto 15.11.24
02392	آنند وہار ٹرمنل	23:20	پٹنہ جنکشن	17:20		اتوار	Upto 10.11.24
03257	داناپور	07:30	آنند وہار ٹرمنل	00:30	ہفتہ وار	اتوار	Upto 10.11.24
03258	آنند وہار ٹرمنل	05:00	داناپور	20:45		دوشنبہ	Upto 11.11.24
05219	مظفر پور جنکشن	13:30	آنند وہار ٹرمنل	06:00	روزانہ	دوشنبہ، منگل، بدھ	Upto 31.12.24
05220	آنند وہار ٹرمنل	08:00	مظفر پور جنکشن	00:45		جمعرات، جمعہ، سنیچر، اتوار	Upto 01.01.25
05109	چھپرہ	17:45	آنند وہار ٹرمنل	11:50	ہفتہ وار	بدھ	Upto 27.11.24
05110	آنند وہار ٹرمنل	12:55	چھپرہ	06:45		جمعرات	Upto 28.11.24
05023	گورکھپور	21:15	آنند وہار ٹرمنل	13:15	ہفتہ وار	اتوار	Upto 24.11.24
05024	آنند وہار ٹرمنل	15:15	گورکھپور	04:45		دوشنبہ	Upto 25.11.24
05301	مئو جنکشن	04:00	آنند وہار ٹرمنل	20:30	ہفتہ وار	جمعرات	Upto 28.11.24
05302	آنند وہار ٹرمنل	00:25	مئو جنکشن	17:45		جمعہ	Upto 29.11.24
05005	گورکھپور	14:40	امرتسر جنکشن	09:30	ہفتہ وار	بدھ	Upto 27.11.24
05006	امرتسر جنکشن	12:45	گورکھپور	08:50		جمعرات	Upto 28.11.24
05049	چھپرہ	09:55	امرتسر جنکشن	09:30	ہفتہ وار	جمعہ	Upto 29.11.24
05050	امرتسر جنکشن	12:45	چھپرہ	14:00		سنیچر	Upto 30.11.24
02525	کاماکھیا	22:45	آنند وہار ٹرمنل	06:50	ہفتہ وار	جمعہ	Upto 29.11.24
02526	آنند وہار ٹرمنل	17:20	کاماکھیا	03:40		اتوار	Upto 01.12.24
05671	گوہاٹی	15:00	آنند وہار ٹرمنل	08:50	ہفتہ وار	بدھ	Upto 27.11.24
05672	آنند وہار ٹرمنل	23:45	گوہاٹی	14:15		جمعہ	Upto 29.11.24
05734	کٹیہار جنکشن	11:40	امرتسر جنکشن	00:10	ہفتہ وار	جمعرات	Upto 28.11.24
05733	امرتسر جنکشن	04:25	کٹیہار جنکشن	15:00		سنیچر	Upto 30.11.24
03413	مالدہ ٹاؤن	07:10	نئی دہلی	07:30	ہفتہ میں دودن	جمعرات، اتوار	Upto 28.11.24
03414	نئی دہلی	10:30	مالدہ ٹاؤن	07:55		جمعہ، دوشنبہ	Upto 29.11.24
03483	بھاگلپور	11:00	نئی دہلی	07:10	ہفتہ میں دودن	سنیچر، منگل	Upto 30.11.24
03484	نئی دہلی	10:30	بھاگلپور	04:10		اتوار، بدھ	Upto 27.11.24
05565	سہرسہ جنکشن	19:30	سرہند جنکشن	00:05	ہفتہ وار	جمعرات	14.11.24 to 26.12.24
05566	سرہند جنکشن	02:00	سہرسہ جنکشن	09:45		سنیچر	16.11.24 to 28.12.24

03107	سیالدہ	00:10	سیالدہ جنکشن	00:10	ہفتہ وار	سنیچروار	Upto 30.11.24
03108	لکھنؤ جنکشن	01:40	سیالداہ	23:50		اتوار	Upto 01.12.24
09075	ممبئی سینٹرل (براستہ بریلی)	11:00	کاٹھ گودام	14:30	ہفتہ وار	بدھوار	Upto 25.12.24
09076	کاٹھ گودام (براستہ بریلی)	17:30	ممبئی سینٹرل	20:55		ویروار	Upto 26.12.24
07363	ہوبلی جنکشن	20:30	یوگ نگری رشی کیش	23:30	ہفتہ وار	سوموار	Upto 04.11.24
07364	یوگ نگری رشی کیش	06:15	ہبلی جنکشن	06:30		ویروار	Upto 07.12.24
09657	دورائی (براستہ بارہ بنکی ج۔)	15:00	بڈھنی	13:25	ہفتہ وار	سنیچروار	Upto 16.11.24
09658	بڈھنی (براستہ بارہ بنکی ج۔)	19:15	دورائی (براستہ بارہ بنکی جنکشن)	19:20		اتوار	Upto 17.11.24
03423	بھاگلپور	13:55	ہردوار جنکشن	17:55	ہفتہ وار	سوموار	Upto 25.11.24
03424	ہردوار جنکشن	19:55	بھاگلپور	21:20		منگلوار	Upto 26.11.24
05736	کٹیہار جنکشن	21:00	امرتسر جنکشن	09:45	ہفتہ وار	بدھوار	Upto 27.11.24
05735	امرتسر جنکشن	13:25	کٹیہار جنکشن	23:45		شکروار	Upto 29.11.24
05047	بنارس	22:00	غازی آباد	11:45	ہفتہ وار	منگلوار	Upto 26.11.24
05048	غازی آباد	12:35	بنارس	05:35		بدھوار	Upto 27.11.24
02397	گیا جنکشن	14:15	آنند وہار ٹرمینل	07:10	ہفتہ میں 6دن	سنیچروار کو چھوڑکر	Upto 15.11.24
02398	آنند وہار ٹرمینل	08:20	گیا جنکشن	00:30		سنیچروار کو چھوڑکر	Upto 16.11.24
02393	پٹنہ جنکشن	20:10	نئی دلی	12:10	ہفتہ میں 6دن	ویروار کو چھوڑکر	Upto 30.10.24
02394	نئی دلی	13:20	پٹنہ جنکشن	07:00		شکروار کو چھوڑکر	Upto 31.10.24
04123	پریاگ راج جنکشن	14:30	حضرت نظام الدین	11:10	ہفتہ میں دودن	اتوار، بدھوار	Upto 27.11.24
04124	حضرت نظام الدین	15:50	پریاگ راج جنکشن	09:00		سوموار، ویروار	Upto 28.11.24
05193	چھپرہ	14:00	شہید کیپٹن نشار مہاجن	22:10	ہفتہ وار	سنیچروار	Upto 23.11.24
05194	شہید کیپٹن نشار مہاجن	00:05	چھپرہ	08:00		سوموار	Upto 25.11.24
02417	پریاگ راج جنکشن	21:30	دلی کینٹ	08:55	ہفتہ وار	شکروار	Upto 15.11.24
02418	دلی جنکشن	09:30	پریاگ راج جنکشن	19:45		سنیچروار	Upto 16.11.24
04145	پریاگ راج جنکشن	21:30	دلی جنکشن	08:55	ہفتہ وار	ویروار	Upto 14.11.24
04146	دلی جنکشن	09:30	پریاگ راج جنکشن	19:45		شکروار	Upto 15.11.24
02421	صوبیدار گنج	21:35	دلی جنکشن	08:55	ہفتہ وار	اتوار	Upto 10.11.24
02422	دلی جنکشن	09:30	صوبیدار گنج	19:40		سوموار	Upto 11.11.24
03309	دھن آباد جنکشن	10:10	جموں توی	22:40	ہفتہ میں 2دن	منگلوار، سنیچروار	Upto 30.11.24
03310	جموں توی	23:25	دھن آباد جنکشن	14:00		بدھوار، اتوار	Upto 01.12.24
09195	وڈودرہ جنکشن (براستہ وارانسی ج۔)	19:00	مؤ جنکشن	20:45	ہفتہ وار	سنیچروار	Upto 28.12.24
09196	مؤ جنکشن (براستہ وارانسی ج۔)	23:15	وڈودرہ جنکشن	00:45		اتوار	Upto 29.12.24
09417	احمد آباد ج (براستہ وارانسی جنکشن)	09:10	داناپور	20:30	ہفتہ وار	سوموار	Upto 30.12.24
09418	داناپور (براستہ وارانسی جنکشن)	23:50	احمد آباد جنکشن	11:10		منگلوار	Upto 31.12.24
09405	سابرمتی (براستہ لکھنؤ)	18:10	پٹنہ جنکشن	02:00	ہفتہ وار	منگلوار	Upto 31.12.24
09406	پٹنہ جنکشن (براستہ لکھنؤ)	05:00	سابرمتی	13:30		ویروار	Upto 02.01.25
09525	ہاپا (براستہ وارانسی جنکشن)	00:40	ناھرلگون	16:00	ہفتہ وار	بدھوار	Upto 25.12.24
09526	ناھرلگون (براستہ وارانسی جنکشن)	10:00	ہاپا	00:30		سنیچروار	Upto 28.12.24
09183	ممبئی سینٹرل (براستہ لکھنؤ)	22:50	بنارس	10:30	ہفتہ وار	بدھوار	Upto 25.12.24
09184	بنارس (براستہ لکھنؤ)	14:30	ممبئی سینٹرل	04:20		شکروار	Upto 27.12.24
09189	ممبئی سینٹرل (براستہ لکھنؤ)	10:30	کٹیہار جنکشن	07:30	ہفتہ وار	سنیچروار	Upto 28.12.24
09190	کٹیہار جنکشن (براستہ لکھنؤ)	00:15	ممبئی سینٹرل	18:40		منگلوار	Upto 31.12.24
09111	وڈودرہ جنکشن (براستہ لکھنؤ)	19:00	گورکھپور	23:30	ہفتہ وار	سوموار	Upto 30.12.24
09041	ادھنا جنکشن (سورت)	11:15	چھپرہ (براستہ لکھنؤ)	19:00	ہفتہ وار	اتوار	Upto 29.12.24
09042	چھپرہ (براستہ لکھنؤ)	23:00	ادھنا جنکشن (سورت)	07:30		سوموار	Upto 30.12.24
04815	جودھپور جنکشن (براستہ لکھنؤ)	17:30	مؤ جنکشن	23:20	ہفتہ وار	اتوار	Upto 24.11.24
04816	چھپرہ (براستہ لکھنؤ)	04:00	جودھپور جنکشن	08:55		منگلوار	Upto 26.11.24
04823	جودھپور جنکشن (براستہ لکھنؤ)	17:30	مؤ جنکشن	23:20	ہفتہ وار	سنیچروار	Upto 30.11.24
04824	مؤ جنکشن (براستہ لکھنؤ)	04:00	جودھپور جنکشن	08:55		سوموار	Upto 02.12.24
04137	گوالیار (براستہ لکھنؤ)	07:10	برونی جنکشن	08:00	ہفتہ میں دودن	اتوار، بدھوار	Upto 29.12.24
04138	برونی (براستہ لکھنؤ)	09:30	گوالیار جنکشن	10:20		سوموار، ویروار	Upto 30.12.24
09145	ممبئی سینٹرل (براستہ لکھنؤ)	10:30	برونی جنکشن	04:00	ہفتہ وار	سوموار	Upto 11.11.24
09146	برونی جنکشن (براستہ لکھنؤ)	01:00	ممبئی سینٹرل	18:40		ویروار	Upto 14.11.24
09043	باندرا ٹرمینس (براستہ لکھنؤ)	00:05	گورکھپور	09:30	ہفتہ میں دودن	اتوار، منگلوار	Upto 31.12.24
09044	گورکھپور (براستہ لکھنؤ)	13:00	باندرا ٹرمینس	22:30		سوموار، بدھوار	Upto 01.01.25
07651	جالنا (براستہ وارانسی جنکشن)	23:30	چھپرہ	05:30	ہفتہ وار	بدھوار	Upto 25.12.24
07652	چھپرہ (براستہ وارانسی جنکشن)	22:15	جالنا	04:00		شکروار	Upto 27.12.24
05069	چھپرہ (براستہ وارانسی جنکشن)	13:15	پنویل	22:00	ہفتہ وار	سنیچروار	Upto 30.11.24
05070	پنویل (براستہ وارانسی جنکشن)	23:20	چھپرہ	11:35		اتوار	Upto 01.12.24
05325	گورکھپور (براستہ لکھنؤ)	21:15	لوک مانیہ تلک	07:25	ہفتہ میں دودن	منگلوار، ویروار	Upto 28.11.24
05326	لوک مانیہ تلک (براستہ لکھنؤ)	10:25	گورکھپور	16:00		ویروار، سنیچروار	Upto 30.11.24
01123	لوک مانیہ تلک (براستہ لکھنؤ)	12:15	گورکھپور	18:55	ہفتہ میں دودن	شکروار، اتوار	Upto 03.11.24
01124	گورکھپور (براستہ لکھنؤ)	21:15	لوک مانیہ تلک	07:25		سنیچروار، سوموار	Upto 04.11.24
01431	پونے (براستہ لکھنؤ)	16:15	گورکھپور	20:40	ہفتہ وار	شکروار	Upto 01.11.24
01432	گورکھپور (براستہ لکھنؤ)	23:25	پونے	06:25		سنیچروار	Upto 02.11.24
01079	چھترپتی شواجی مہاراج ٹرمینس	22:30	گورکھپور (براستہ لکھنؤ)	10:00	روزانہ	سوم، منگل، بدھ	Upto 11.11.24
01080	گورکھپور (براستہ لکھنؤ)	14:30	چھترپتی شواجی مہاراج ٹرمینس	00:40		ویر، شکر، سنیچر، اتوار	Upto 13.11.24
01415	پونے (براستہ لکھنؤ)	06:50	گورکھپور	16:00	روزانہ	سوم، منگل، بدھ،	Upto 11.11.24
01416	گورکھپور (براستہ لکھنؤ)	17:30	پونے	03:15		ویر، شکر، سنیچر، اتوار	Upto 12.11.24
01207	ناگپور (براستہ بارہ بنکی)	10:40	سمستی پور	23:45	ہفتہ وار	بدھوار	0.10.24 to 13.11.24
01208	سمستی پور ج۔ (براستہ بارہ بنکی)	07:00	ناگپور	21:30		ویروار	1.10.24 to 14.11.24
05636	گواہاٹی (براستہ لکھنؤ)	18:15	شری گنگانگر	03:30	ہفتہ وار	بدھوار	Upto 27.11.24
05637	شری گنگانگر (براستہ لکھنؤ)	13:20	گواہاٹی	00:25		اتوار	Upto 01.12.24
05537	دربھنگہ جنکشن (براستہ شاہجہانپور)	13:15	دورائی	22:30	ہفتہ وار	سنیچروار	9.11.24 to 28.12.24
05538	دورائی (براستہ شاہجہانپور)	23:45	دربھنگہ جنکشن	06:50		اتوار	0.11.24 to 29.12.24
04195	آگرہ کینٹ (براستہ لکھنؤ)	05:00	فاربس گنج جنکشن	15:15	ہفتہ وار	شکروار	Upto 22.11.24
04196	فاربس گنج جنکشن (براستہ لکھنؤ)	18:40	آگرہ کینٹ	07:10		سنیچروار	Upto 23.11.24
09061	ادھنا جنکشن (سورت)	22:00	غازی پور شہر (براستہ لکھنؤ)	06:30	ہفتہ وار	بدھوار	Upto 06.11.24
09062	غازی پور شہر (براستہ لکھنؤ)	09:30	ادھنا جنکشن (سورت)	18:00		شکروار	Upto 08.11.24
04829	جودھپور جنکشن (براستہ دلی)	16:15	گورکھپور	20:50	ہفتہ وار	ویروار	Upto 28.11.24
04830	گورکھپور (براستہ دلی)	23:25	جودھپور جنکشن	04:00		شکروار	Upto 29.11.24
01025	دادر (براستہ وارانسی جنکشن)	14:05	بلیا	01:45	ہفتہ میں تین دن	سوموار، بدھوار، شکروار	Upto 30.12.24
01026	بلیا (براستہ وارانسی جنکشن)	15:15	دادر	03:35		بدھوار، شکروار، اتوار	Upto 01.01.25
01027	دادر (براستہ وارانسی جنکشن)	14:05	گورکھپور	02:45	ہفتہ میں چاردن	منگل، ویر، سنیچر، اتوار	Upto 31.12.24
01028	گورکھپور (براستہ وارانسی جنکشن)	14:25	دادر	03:30		ویر، سنیچر، سوم، منگلوار	Upto 02.01.25
09013	ادھنا جنکشن (سورت)	07:00	چھپرہ (براستہ وارانسی جنکشن)	19:30	ہفتہ وار	سنیچروار	Upto 30.11.24
09014	چھپرہ (براستہ وارانسی جنکشن)	22:30	ادھنا جنکشن (سورت)	08:15		اتوار	Upto 01.12.24
09027	باندرا ٹرمینس (براستہ وارانسی جنکشن)	11:00	مالدہ ٹاؤن	16:30	ہفتہ وار	بدھوار	Upto 27.11.24
09028	مالدہ ٹاؤن (براستہ وارانسی جنکشن)	17:30	باندرا ٹرمینس	18:15		سنیچروار	Upto 30.11.24
09031	باندرہ ٹرمینس	12:15	گورکھپور (براستہ لکھنؤ)	21:00	ہفتہ وار	ویروار	Upto 28.11.24
09032	گورکھپور (براستہ لکھنؤ)	04:00	دھانو روڈ	12:25		سنیچروار	Upto 30.11.24
09421	سابرمتی (براستہ لکھنؤ)	19:45	سیتامڑھی	08:30	ہفتہ وار	سنیچروار	Upto 30.11.24
09422	سیتامڑھی (براستہ لکھنؤ)	16:00	سابرمتی	06:00		سوموار	Upto 02.12.24
09067	ادھنا جنکشن (سورت)	05:30	برونی جنکشن (براستہ وارانسی جنکشن)	22:15	ہفتہ وار	ویروار	Upto 28.11.24
09068	برونی جنکشن (براستہ وارانسی)	23:45	ادھنا جنکشن (سورت)	14:30		شکروار	Upto 29.11.24
09321	ڈاکٹر امبیڈکر نگر (براستہ نئی دلی)	10:30	شری ماتا ویشنو دیوی کٹرہ	16:00	ہفتہ میں تین دن	سوموار، بدھوار، سنیچروار	Upto 30.11.24
09322	شری ماتا ویشنو دیوی کٹرہ	22:00	ڈاکٹر امبیڈکر نگر (براستہ نئی دلی)	23:50		منگلوار، ویروار، اتوار	Upto 01.12.24
07031	سکندر آباد جنکشن	20:45	حضرت نظام الدین	02:00	ہفتہ وار	اتوار	Upto 10.11.24
07032	حضرت نظام الدین	04:00	سکندر آباد جنکشن	06:30		منگلوار	Upto 12.11.24
09639	مدار جنکشن	04:30	رہتک جنکشن	12:50	روزانہ	سوم، منگل، بدھوار	Upto 31.12.24
09640	رہتک جنکشن	13:20	مدار جنکشن	22:35		ویر، شکر، سنیچروار، اتوار	Upto 31.12.24
08475	پوری	04:50	حضرت نظام الدین	19:15	ہفتہ وار	شکروار	Upto 29.11.24
08476	حضرت نظام الدین	22:30	پوری	06:55		سنیچروار	Upto 30.11.24
09425	سابرمتی	19:00	ہردوار جنکشن	19:00	ہفتہ میں دودن	سوموار، شکروار	Upto 29.11.24
09426	ہردوار جنکشن	21:45	سابرمتی	21:30		منگلوار، سنیچروار	Upto 30.11.24
09557	بھاونگر ٹرمینل	15:15	دلی کینٹ	13:10	ہفتہ وار	شکروار	Upto 27.12.24
09558	دلی کینٹ	15:25	بھاونگر ٹرمینل	12:25		سنیچروار	Upto 28.12.24
09097	باندرہ ٹرمینس	21:50	شری ماتا ویشنو دیوی کٹرہ	10:00	ہفتہ وار	اتوار	Upto 29.12.24
09098	شری ماتا ویشنو دیوی کٹرہ	21:40	باندرا ٹرمینس	10:10		منگلوار	Upto 31.12.24
09309	اندور جنکشن	17:00	حضرت نظام الدین	04:30	ہفتہ میں دودن	شکروار، اتوار	Upto 29.12.24
09310	حضرت نظام الدین	08:20	اندور جنکشن	21:00		سنیچروار، سوموار	Upto 30.12.24
09523	اوکھا	10:00	دلی کینٹ	09:40	ہفتہ وار	منگلوار	Upto 31.12.24
09524	دلی کینٹ	13:40	اوکھا	13:50		بدھوار	Upto 01.01.25
04821	بھگت کی کوٹھی	08:30	ہردوار جنکشن	03:40	ہفتہ وار	ویروار	Upto 28.11.24
04822	ہردوار جنکشن	05:00	بھگت کی کوٹھی	23:55		شکروار	Upto 29.11.24
01491	پونے	17:30	حضرت نظام الدین	19:00	ہفتہ وار	شکروار	Upto 01.11.24
01492	حضرت نظام الدین	22:30	پونے	22:30		سنیچروار	Upto 02.11.24
06071	کوچوویلی	14:15	حضرت نظام الدین	20:40	ہفتہ وار	شکروار	Upto 29.11.24
06072	حضرت نظام الدین	04:10	کوچوویلی	14:15		سوموار	Upto 02.12.24
05447	پیلی بھیت جنکشن	12:10	شاہجہانپور	14:25	روزانہ	سوم، منگل، بدھوار	Upto 31.12.24
05448	شاہجہانپور	15:15	پیلی بھیت جنکشن	16:30		ویر، شکر، سنیچروار، اتوار	Upto 31.12.24
09603	اودے پور شہر	01:50	شری ماتا ویشنو دیوی کٹرہ	05:50	ہفتہ وار	بدھوار	Upto 13.11.24
09604	شری ماتا ویشنو دیوی کٹرہ	10:50	اودے پور شہر	13:55		ویروار	Upto 14.11.24
05097	ٹنک پور (براستہ دلی جنکشن)	18:25	دورائی	13:40	ہفتہ میں تین دن	سوموار، بدھوار، شکروار	Upto 29.11.24
05098	دورائی (براستہ دلی جنکشن)	16:05	ٹنک پور	09:35		منگلوار، ویروار، سنیچروار	Upto 30.11.24
05037	بنارس	19:20	آنند وہار ٹرمینل	09:35	ہفتہ وار	منگلوار	29.10.24 to 12.11.24
05038	آنند وہار ٹرمینل	11:10	بنارس	01:10		بدھوار	30.10.24 to 13.11.24
05273	دربھنگہ جنکشن	13:15	دورائی	22:30	ہفتہ وار	سنیچروار	on 02.11.24
05274	دورائی	23:45	دربھنگہ جنکشن	06:50		اتوار	27.10.24 to 03.11.24

ریل مسافروں سے اپیل ہے کہ کسی بھی دیگر معلومات جیسے روٹ میں پڑنے والے اسٹیشن اور ان کے ٹائم ٹیبل کی معلومات کیلئے ریل مدد ہیلپ لائن نمبر 139 پر رابطہ کریں اور ریلوے کی ویب سائٹ: https://enquiry.indianrailways.gov.in یا NTES App دیکھیں

اتر ریلوے

ہمیں www.nr.indianrailways.gov.in پر ملیں

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

پر ہمیں فالو کریں

J&K Bank
Serving To Empower

BAJAJ Allianz
Caringly yours

Bajaj Allianz Extra Care Plus policy along with the added benefits of Health Prime Rider ensures that you don't have to settle for less when it comes to you and your family's growing healthcare needs.

Bajaj Allianz Extra Care Plus's Features:

- *Long Term Discount*
- *Option to Opt for Air Ambulance*
- *Free health check-up*

Benefits of Health Prime Rider:

- *Rider for both Individual & Family Floater Basis***
- *24*7 Unlimited Tele-Consultation*
- *Investigations Cover*

**Based on the variant opted in health plan

To know more, contact your **J&K Bank's Relationship Manager**

Bajaj Allianz General Insurance Co. Ltd., Bajaj Allianz House, Airport Road, Yerawada, Pune - 411006. IRDAI Reg No.: 113. | CIN: U66010PN2000PLC015329 | UIN: BAJHLIP23069V032223 - Extra Care Plus , BAJHLIA24087V022324 - Health Prime Rider | web: www.bajajallianz.com | Toll free: 1800-209-5858 / 1800-209-0144

J&K Bank Ltd is a licensed Corporate Agent [bearing License No.: CA0029] of Bajaj Allianz General Insurance Company Ltd. [IRDAI registration No. 113]. The benefits/features of products are indicative and for more details on risk factors and Terms and Conditions, please read the sales brochure before concluding a sale. | BJAZ-P-JK-0013/03-11-2023

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,